جواہر

معاصر نعتیہ شاعری سے انتخاب

معیار و فروغِ نعت کے لیے کوشاں ادارہ

جواہر

معاصر نعتیہ شاعری سے انتخاب

نعت ورثہ

معیار و فروغِ نعت کے لیے کوشاں ادارہ

بسم الله الرحمن الرحيم

صلى الله عليه وآله وسلم

جملہ حقوق بہ حقِ ناشر محفوظ ہیں

کتاب	:	جواہر (نعتیہ انتخاب)
مرتبہ	:	ابوالحسن خاورؔ
اشاعت	:	2019ء
اہتمام	:	نعت ورثہ پبلی کیشنز، لاہور
کمپوزنگ	:	سید عرفان عرفیؔ (0302-5871746)
تعداد	:	1000
قیمت	:	350روپے

نعت ورثہ پبلی کیشنز، لاہور

938-سی-فیصل ٹاؤن، لاہور(042-35160469)

انتساب

نعت ورثہ کے بانی

حضرت صوفی محمد سالک صدیقی چشتی شکوریؒ

المعروف

باؤجی سرکارؒ

کے نام

جواہر

زیادہ نعت کے منظر تخیلاتی ہیں
مگر کچھ ان میں مضامین واقعاتی ہیں
چھلک رہی ہیں جو اسرار یاب حیرت سے
یہ اور طرح کی نعتیں مشاہداتی ہیں
لکھا جو سلسلہ در سلسلہ ورق بہ ورق
ہزار حیرتیں اس میں تلازماتی ہیں
جو اصل نعت ہے کس نے لکھی، لکھے گا کون
ہماری کوششیں جتنی ہیں تجرباتی ہیں

ریاض مجید، فیصل آباد

فہرست

ا	عرضِ مرتب		ابوالحسن خاور	13
ب	حرفِ تشکر		ابوالحسن خاور	15
ج	اے میرے خدا	(حمد)	قاسم راز	17

2015ء

1	آپؐ کا ذکر، کڑی دھوپ میں بھی سایا ہے	منیر اظہر	19
2	اب کے میں روضۂ سرکارؐ سے ہو آیا ہوں	سلمان باسط	20
3	اچھل کر آنکھ سے ذراتِ خاکِ طیبہ پر چمکی	علامہ ثاقب علوی	21
4	اس لیے لوح و قلم سر کو جھکائے ہوئے ہیں	یاسر عباس فراز	22
5	بہشتِ نعتِ محمدؐ میں ہیں قدم رکھے	مجید اختر	23
6	بے نوا ہوں پھر بھی کرتا ہوں ثنائے مصطفیٰؐ	مصدق لاکھانی	24
7	پوشاکِ عمل، جامۂ کردار پہن لوں	شوزیب کاشر	25
8	پھول جب جب چنے ثناؤں کے	اصغر علی بلوچ	26
9	تُو اے تقدیر تاجِ عظمتِ کونین رکھ دینا	آغا سروش	27
10	جسم کو تھامے ہوئے جان سنبھالے ہوئے ہے	جنید آزر	28
11	جو بات دل میں ہے میرے وہ بات ہو جائے	کاشف حسین غائر	29
12	چند کھجوریں، جو کی روٹی، ایک پیالہ پانی کا	گلزار بخاری	30
13	چراغ و مہر و ستارہ بنا رہا ہے خدا	سرفراز آرش	31
14	حبس نکلے، دلِ مضطر سے وبائیں جائیں	حمیدہ شاہین	32

15	خاک نے مدحتِ افلاک کی نیت کی ہے	حسنین اکبر	33
16	خدا نے نور سے اپنے انہیں بنایا ہے	ذوالفقار دانش	34
17	دل ونگاہ کی دنیا نئی نئی ہوئی ہے	افتخار عارف	35
18	ذات میں اور صفات میں خوشبو	اظہر کمال	36
19	رکھ لیں وہ جو در پر مجھے دربان وغیرہ	سلطان محمود	37
20	کرم ہے ان کا کہ سارے لمحے دھنک کی بارش میں بھیگتے ہیں	رابعہ بتول	38
21	کیسا عالم ہے یہ در پر ترے شاہا آہا	اشرف یوسفی	39
22	گریہ مرا وضو ہے، حضوری نماز ہے	شاہد ماکلی	40
23	لے جائے اس نگر یہ جنوں اور نعت ہو	صغیر انور ہاشمی	41
24	مدحتِ مصطفیٰؐ کی رحمت سے	عزیز فیصل	42
25	میرا آہنگِ جدا اُن کے مجھے لے جائیں	اختر عثمان	43
26	نام در نام مٹی جاتی ہے اُمت مدد ے	لیاقت علی عاصم	44
27	نبیؐ کی مدحت سے مِٹ گئے ہیں ملال سارے	شیراز ساگر	45
28	نعت رحمت سے چھِنی ہے مرے مکی مدنیؐ	دلاور علی آزر	46
29	یاد احمدؐ میں اگر رات بسر ہو جائے	سجاد بخاری	47

2016ء

30	اتنی آساں تو نہ تھی بات مگر سمجھائی	نجیب احمد	49
31	اک مٹھی ستو ہوں، روٹی خشک ادھوری ہو	کاشف عرفان	50
32	اندھیرے غار میں اک دیپ نے اجالا کیا	نادر عریض	51
33	بادۂ عشقِ شہ کی خماری رہے، نعت جاری رہے	عارف قادری	52
34	باغِ جنت کے زینے سے واقف نہیں	پارس مزاری	53
35	بانجھ مٹی ہوئی بارور آپؐ سے	عبدالقادر تاباں	54
36	جب کوئی حرف ترےؐ نام کِیا ہے میں نے	تحسین یزدانی	55

37	چین پاتے ہیں جہاں کے بے قرار آ کر یہاں	سبطین رضا	56
38	حمدِ باری میں کبھی نعت میں گُم رہتا ہوں	حافظ عبدالغفار واجد	57
39	رخِ مصطفیٰؐ سے عیاں ہے سب، سرِ آئنہ، پسِ آئنہ	عباس عدیم قریشی	58
40	رُو بہ طیبہ ہُوا، مفہوم کی حد سے نِکلا	ڈاکٹر ریاض مجید	59
41	سخن پہ دَادِ طلَب ہیں اگر مدینے سے	نعیم گیلانی	60
42	سلسلۂ مہرِ ضیا بار سے جُڑ جاتا ہے	الیاس بابر اعوان	61
43	کہتا ہے میرا دیدۂ نمناک آپؐ سے	سید طاہر	62
44	گھر بار ہو کہ گھر کے ہوں افراد، کچھ نہیں	قمر وارثی	63
45	لفظ کو جب نعت کا رتبہ عطا ہو جائے گا	نادر عریض	64
46	ملتجی ہے آپؐ کا ادنیٰ ثنا گر آپؐ سے	عرش ہاشمی	65
47	زبان و نطق کو جب نعت سے سجاتے ہیں	افروز رضوی	66
48	نظر کا زاویہ اس معتبر زمیں سے ملا	راجا رشید محمد	67
49	وہ سیراب کرتی ہوئی رحمتیں، ابرِ موئے نبیؐ	نسرین سید	68
50	وہ نام جب سرِ کاغذ اترنے لگتا ہے	بلال اسعد	69
51	ہُوں ذکرِ پاک میں مشغول، دل سکون میں ہے	عائشہ ناز	70
52	یہ جو شہ کار سے محبت ہے	سلمان رسول	71

2017ء

53	آپؐ اگر چشمِ تصور میں سمانے لگ جائیں	ڈاکٹر مدثر جاوید ملک	73
54	آنکھ ہجرِ شہِ دیںؐ میں روتی رہے، نعت ہوتی رہے	شاہد الرحمن	74
55	اسمِ احمدؐ جو رقم خامۂ بے حد نے کیا	عارف امام	75
56	بارشِ رحمت و انوار یہاں تک نہ رہے	ابوالحسن خاور	76
57	تُوؐ ہے تو زماں اور مکاں اور مکیں ہے	علی کمیل قزلباش	77
58	چاندنی رات ہے پُرنُور گھٹا چھائی ہے	نغمہ فاطمہ	78

59	جہل زدوں پر علم و ہنر کے خالق نے احسان کیا	عزیز فیصل	79
60	دست بستہ وسرنگوں حاضر	ارشد عزیز	80
61	راستے جو بھی مدینے کی طرف جاتے ہیں	عبدالغفار واجد	81
62	ذرّۂ خاک ہوں پر سدرہ نشیں رہتا ہوں	عمران شریف	82
63	سدریٰ سے آگے "شہرِ نہیں" تک گئے ہوئے	اویس راجا	83
64	شہرِ طیبہ کے گلی کوچوں کو دیکھا چوما	ندیم فارق	84
65	عرب سے دُور عجم کے کسی دیار میں ہوں	حافظ محبوب احمد	85
66	فراقِ ہستیِ اقدس کا غم رُلا جاتا	جاوید عادل سوہاوی	86
67	قبولیت کا یہی طریقہ نکالنا ہے	عبدالرحمن واصف	87
68	قدرتِ فن سے ہے ممکن نہ ہنر ہے مرے دوست	عرفی ہاشمی	88
69	کرے بھی کیا سخن دانی کسی کی	واجد امیر	89
70	کُھلتے رستے، جنگل صحرا، جو ہے سب کچھ ان کا ہے	یاور وارثی	90
71	لفظ خود نعت کے امکان میں آ جاتے ہیں	خالد محبوب	91
72	لفظوں میں اُس جمال کی ترسیل کیسے ہو	سعید راجا	92
73	معاملات میں پیشِ نظر ہے ذات ان کی	شاہد ماکلی	93
74	من میلا مان ملول، مورے مرشد پاک رسولؐ	بابر علی اسد	94
75	میں انؐ کی وجہ سے ہوں درج ذیل تین کے ساتھ	عمیر نجمی	95
76	نگار خانۂ صد رنگ تھا سخن اس کا	حماد نیازی	96
77	نہ تیرنے کے ہنر سے واقف نہ ہم ہیں پختہ سفینے والے	اظہر فراغ	97
78	وہی ہے خوف جو کم مائیگی کا ہوتا ہے	سعود عثمانی	98
79	ہالہ سا رنگ و نور کا دیوار و در میں ہے	وسیم عباس	99
80	ہر ایک منظر میں سبز گنبد دکھا رہا ہے	دلاور علی آزر	100
81	ہم کہ آدابِ قلم، لہجہ و لب جانتے ہیں	سید فاضل میاں	101

2018ء

82	آپؐ کے کوچہ و بازار سے خوشبو آئی	سمیعہ ناز	103
83	آقاؐ کو یوں نعت سنائی جائے گی	تسنیم عباس قریشی	104
84	ازل نمود تھا گردش کے سحر میں نہیں تھا	محمد علی ظاہر	105
85	اگر سرکارؐ کی مجھ پر نظر اک بار ہو جائے	عباس حیدر معین	106
86	اگر مجھ کو دعویٰ ہے حُبِّ خدا کا	ڈاکٹر فخر عباس	107
87	بچپن میں اپنی ماں سے سنا آپؐ پر درود	نورین طلعت عروبہ	108
88	ترےؐ کرم، تریؐ رحمت پہ اعتبار سا ہے	احمد ساقی	109
89	تُو کہ ہر ٹوٹے ہوئے دل کی صدا سنتا ہے	فائق ترابی	110
90	تُو محمدؐ کو صرف دیں سمجھا	خالد شانی	111
91	جب وہؐ سجدے کا اہتمام کریں	زہرہ کرار	112
92	جمودِ ذہن میں رستہ حضورؐ دیتے ہیں	زنیر حسن	113
93	خاک جب آپؐ کے زیرِ کفِ پا آتی ہے	سید علی قائم نقوی	114
94	خدا کرے کوئی ایسی سبیل ہو جائے	ریاض مجید	115
95	راکھ سے کیمیا میں ڈھلتے ہیں	نوید صدیقی	116
96	روشنی ہے نہ کشش ہے نہ صدا ہے مرے دوست	عرفی ہاشمی	117
97	رکوع، سجدے، تشہد، قیام بنتے گئے	شبیر حسن	118
98	زباں پہ آ گیا چل کر درود سینے سے	تجمل کاظمی	119
99	سبز چمکتا در کھل جائے اور سنگھاسن ظاہر ہو	احمد جہانگیر	120
100	شبِ اسریٰ وہ جو رَف رَف کی عناں کھینچتا ہے	نواز اعظمی	121
101	طلبِ عشق بہت خام تھی تجھؐ سے پہلے	قاضی ظفر اقبال	122
102	طُوطیِ فکر و تخیُّل نے یہ اَکثر؛ سوچا	راحت انجم	123
103	کیا کہا؟ بس آدمی ہیں؟ سوچ کر بولا کرو	اخلاق احمد قادری	124

104	لب بستہ قضا آئی تھی، دم بستہ کھڑی ہے	مقصود شاہ	125
105	مدتوں سے میں تو اپنی عکس یابی کر رہا ہوں	توقیر عباس	126
106	مدحِ شاہؐ دو عالم کی کیا بات ہے	حسنین اکبر	127
107	نبیؐ کا نور بہت دُور بیں نکلتا ہے	خالد عرفان	128
108	نبیؐ کی نعت ہی سنتے ہوئے بڑا ہوا ہوں	ارسلان احمد ارسل	129
109	نصابِ رشد و ہدایت پہ بات کی جائے	سعید راجا	130
110	نعت کی خیرات مانگی حضرتِ عمرانؒ سے	سید محمد باقر	131
111	وارفتگی نظر کی نہ شوریدہ سر ہوئی	سید اعجاز عاجز	132
112	نہ جاہ و حشمتِ دنیا نہ زر سے رغبت کی	سید ضیا الدین نعیم	133
113	ہر ایک خیمے میں کچھ دیر کو ٹھہرتی رہی	خالد جمال	134

◆◆◆

عرضِ مرتب

اردو شاعری میں جب بھی مضمون آفرینی کی بات ہوئی تو دو نقطۂ نظر سامنے آئے۔ سیفؔ نے کہا:

سیفؔ اندازِ بیاں رنگ بدل دیتا ہے
ورنہ دنیا میں کوئی بات نئی بات نہیں

اور اس سے پہلے ولی محمد ولیؔ فرما گئے:

راہِ مضمونِ تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے بابِ سخن

نعتیہ شاعری میں بھی یہ دونوں فکری زاویے درست ہیں۔ انہیں مدِنظر رکھا جائے تو اچھا شعر نکالا جا سکتا ہے۔ یعنی اگر پرانی بات کی جائے تو لہجے میں تازگی ہو۔ تازگی سے مراد غیر ضروری جدت نہیں بلکہ زبان و بیان، تشبیہات و استعارات اور لفظیات میں عصریت کی آمیزش ہے۔ اگر محمد ولیؔ کی بات سنی جائے تو نعتیہ شاعری میں نئے مضامین لائے جائیں۔ آج کی نعتیہ شاعری میں دونوں طرح کے مثالیں نظر آتی ہیں لیکن ایک مخصوص ادبی حلقہ، جس کی نعتیہ ادب پر مکمل نظر بھی نہیں، نعتیہ ادب پر نظر رکھنے کی ذمہ داری سے بچنے کے لیے یہ کہہ کر اپنا دامن چھڑاتا ہوا نظر آتا ہے کہ ساری نعتیہ شاعری کلیشے ہے۔ وہی مدینہ میں حاضری اور خواب میں دیدار کی باتیں۔ یاد رہے کہ غزلیہ شاعری میں بھی ہر غزل کا ہر شعر ہی چونکانے والا یا نیا نہیں ہوتا۔ غزل میں بھی آئینے، کوزے، شجر، پرندے، دشت، سورج وغیرہ کی جگالی جاری ہے۔ اسی جگالی میں نئے اور تازہ شعر بھی سامنے آتے ہیں۔ نعتیہ شاعری کے کلیشے ہونے کا تصور شاید ان عوامی مزاج نعتوں کی وجہ سے زیادہ گہرا ہو جاتا ہے جو محافل میں پڑھی جاتی ہیں۔ وگرنہ کتابی اور مشاعراتی نعتوں میں مضمون و لہجے کے اعتبار سے نئے اشعار غزل کی نسبت کم تو ہو سکتے ہیں لیکن اتنے کم نہیں کہ انہیں نظر انداز کیا جا سکے۔ اچھا شعر کہنے والے نعتیہ شاعری میں مضامین کی ندرت اور لہجے کی تازگی کا خیال رکھتے ہیں۔

اپنے اسی مشاہدے پر اعتماد رکھتے ہوئے" نعت ورثہ" نے معاصر شاعری میں سے کچھ نعتوں کا انتخاب کیا ہے۔ یہ انتخاب ہمارے پچھلے چار سالوں کے مطالعہ کا حاصل کہا جا سکتا ہے۔پیش کردہ نعتوں کی طرح اور بھی بہت سی اہم نعتیں نظر سے گذریں۔ان میں سے کچھ قدرے پرانی تھیں، کچھ نعتوں کے شعراء نے ابھی وقت مانگا۔بعض دوستوں سے بار بار اصرار کے باوجود بھی نعوتِ مبارکہ حاصل نہ کی جاسکیں۔ہمیں اس بات کا بھی ادراک ہے کہ بہت سے شعراء اور معیاری نعتوں تک " نعت ورثہ" کی رسائی بھی نہ ہوسکی۔ چند اہم شعراء نے بار بار کی یاددہانی کو قابل اعتناء نہ سمجھا اور ہم مزید عمدہ نعتیہ شاعری سے محروم رہ گئے۔لیکن ان تمام محرومیوں کا اثر معیار نہیں بلکہ ضخامت پر ہوا۔معیار پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا گیا۔رہ جانے والی نعتوں کا ایک حل یہ نکالا گیا ہے کہ اس کے بعد بھی " نعت ورثہ" کی طرف سے ایسا ہی ایک اور انتخاب پیش کیا جائے جس میں 2017 اور 2018 کی رہ جانے والی اور 2019 کی تازہ نعتیں شامل ہوں۔جن احباب کی نعتیں اس انتخاب کا حصہ نہیں بن سکیں وہ اب بھی اپنی نعت مبارکہ ادارے کو بھیج سکتے ہیں۔

ان نعتوں کے انتخاب کے لیے کہ جید علماء اور قدآور سخن شناسوں سے مشاورت تو رہی لیکن کسی نے بھی کسی نعت یا شعر کے رد و قبول پر حتمی رائے نہ دی ۔ یہ سب ادارے کی صوابدید پر تھا۔ ان احباب کی آراء سے جہاں ہم کچھ بہت اچھی شاعری منتخب کرنے میں کامیاب ہوئے ہوں گے وہاں اپنی کوتاہ نظری کی وجہ سے کچھ کمزور، غیر اہم اور فکری بے اعتدالی والے کلام یا اشعار ابھی بھی اس انتخاب کا حصہ رہ گئے ہوں گے۔ایسی لغزشیں سراسر ادارے کی کوتاہیاں گردانی جائیں گی۔

شاعری کے معیار کا کوئی طے شدہ کلیہ نہیں ہے۔اگر ایسا ہوتا تو اسی کلیے کہ مطابق عمل کیا جاتا۔یہ انتخاب معاصر شاعری کے رجحانات کے گرد گھومتا ہے۔یقیناً آپ کو ہر نعت بہترین نہیں لگے گی۔لیکن اگر یہ انتخاب مجموعی طور پر آپ کو بہتر لگتا ہے تو یہ کامیابی ہوگی۔اس انتخاب کے لیے جو محنت کرنا تھی وہ تو ہو چکی اور یہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اب آپ کی آراء کا انتظار رہے گا کہ یہ کوشش آپ کو کیسی لگی۔وٹس ایپ نمبر پیش کیا جا رہا ہے۔اپنی آراء اور تجاویز سے ضرور نوازیے گا۔

ابوالحسن خاورؔ

+923214435273

حرفِ تشکر

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر کہ اس نے اپنے حبیب کے مدحت نگاروں کے کچھ **"جواہر"** آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔اس کے بعد

- میں شکر گذار ہوں نعت ورثہ کے ڈائریکٹر جناب صابر نائب کا جنہوں نے نعت ورثہ کے اس اہم پراجیکٹ کے لیے مجھ پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔
- علامہ شہزاد مجددی (لاہور)،علامہ ثاقب علوی (کامونکی)اور علامہ ریاض جمیل (لاہور) کا سپاس گذار ہوں۔ان علماء کا علم و ادب سے گہرا شغف ہے۔**"جواہر"** کے لیے نعتوں کے انتخاب میں جہاں کہیں بھی فکری بے اعتدالی کا شائبہ ہوا ان علماء کی رہنمائی حاصل رہی۔
- جناب ریاض مجید (فیصل آباد)، جناب خورشید رضوی (لاہور)، جناب ضیا الدین نعیم (راولپنڈی)، جناب سعود عثمانی (لاہور)، جناب رحمان حفیظ (اسلام آباد)اور جناب اظہر فراغ (بہاولپور) کا بھی بے حد ممنون ہوں۔یہ شعر کا گہرا شعور رکھنے والی شخصیات ہیں۔میری خوش قسمتی کے نعتیہ اشعار کے معائب و محاسن کی پرکھ میں ان احباب کی مشاورت حاصل رہی۔
- جناب ریاض مجید (فیصل آباد)اور جناب صبیح الدین رحمانی (کراچی) نے فروغِ نعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔**"جواہر"** کے منصۂ شہود پر آنے میں ان دونوں صاحبان کا بہت اہم کردار ہے۔یہ دونوں احباب بار بار میری کمر ٹھوکتے رہے کہ معاصر شاعری پر ایسا کام بہت ضروری ہے۔
- فیس بک کے فورم **"نعت ورثہ لٹریری ڈسکشنز"** کے تمام اراکین کا بھی بہت شکر یہ جو قریباً 4 سال سے **"جواہر"** کے تمام مراحل میں کسی نہ کسی حوالے سے میرے ساتھ ہیں۔اس گروپ میں جواہر میں پیش کردہ بہت سی نعتوں پر ان دوستوں کی تنقیدی آراء و تاثرات نے بھی مجھے اس انتخاب میں بہت مدد دی۔

اللہ رب العزت ان تمام دوستوں کو رحمتوں کے حصار میں رکھے، آمین!

حمد

اے میرے خُدا
کر مجھ کو عطا
ادراکِ ثنا
میں حمد لکھوں
کر مجھ پہ کرم
رکھ میرا بھرم
دے دِل کو جلا
میں حمد لکھوں
تن حمد بنے
مَن حمد بنے
مجھے حمد بنا
میں حمد لکھوں
میں حمد لکھوں
میں حمد لکھوں
اے رَبّ عُلا
میں حمد لکھوں

قاسم رازؔ، مظفرگڑھ

2 0 1 5

آپؐ کا ذکر

آپؐ کا ذکر، کڑی دھوپ میں بھی سایا ہے
ابرِ رحمت کا سدا سر پہ مرے چھایا ہے
جزوِ ایمان ہے جو آپؐ نے ارشاد کیا
وہی قانون ہے جو آپؐ نے فرمایا ہے
عشق کی راہ میں چلنے کا مزہ یوں ہے کہ پھر
یہ نہیں سوچنا، کیا کھویا ہے کیا پایا ہے
اور کیا پیش کروں حشر کے دن جز اِس کے
آپؐ کا دھیان مری زیست کا سرمایہ ہے
خواب میں آپؐ کا دیدار ہوا ہے اظہرؔ
یا مرے دل میں کوئی چاند اُتر آیا ہے

منیر اظہرؔ، بہاولپور

بشکریہ: اظہر فراغ، بہاولپور

اب کے میں روضۂ سرکارؐ

اب کے میں روضۂ سرکارؐ سے ہو آیا ہوں
اتنا خوش بخت کہ دربار سے ہو آیا ہوں
اتنا سبزہ ہے طراوت نہیں جاتی دل سے
میں مدینے کے چمن زار سے ہو آیا ہوں
اب کوئی ایک بھی منظر نہ جچے آنکھوں میں
آپؐ کے کوچہ و بازار سے ہو آیا ہوں
ایک غنچہ بھی سرِ شاخِ تکلّم نہ کھلے
جانے کس عالمِ اسرار سے ہو آیا ہوں
کاسۂ چشم مناظر سے بھرا ہے باسطؔ
جب سے میں قریۂ انوار سے ہو آیا ہوں

سلمان باسطؔ، مشی گن (امریکہ)

اچھل کر آنکھ سے

اچھل کر آنکھ سے ذراتِ خاکِ طیبہ پر چمکی
تمنا آج پوری ہو گئی آنکھوں کی شبنم کی
نچھاور کائناتِ کُن ترے اس کُن پہ اے خالق!
کہ جس کُن سے ہوئی تخلیق سرکارِؐ دو عالم کی
نظر جب آیۂ قوسین پر آ کر ٹھہرتی ہے
تصوّر میں بنے تصویر انؐ کے ابروئے خم کی
صفا مروہ کو عزت مل گئی سرکارؐ کے دم سے
انہیؐ کے فیض سے تقدیر جاگی چاہِ زم زم کی
بہاروں پر بہار آ جائے نعتِ مصطفیٰؐ سن کر
انہیؐ کے ذکر سے رونق بڑھے اس دل کے موسم کی
نبیؐ کی ذات ہی ثاقبؔ! سہارا ہے ترا، ورنہ
ترے اعمال نے تو ٹھان رکھی ہے جہنم کی

علامہ ثاقبؔ علوی، کامونکی

بشکریہ: اکادمی فروغِ نعت (فیس بک)

اس لیے لوح و قلم سر کو

اس لیے لوح و قلم سر کو جھکائے ہوئے ہیں
حرف و معنی تری نعلین اٹھائے ہوئے ہیں
جتنے شاداب ہیں ہر باغ و گلستاں کے شجر
گنبدِ سبز کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں
دیکھ کر میری نگاہوں میں ترے نقشِ قدم
بالِ جبریل مرے خواب میں آئے ہوئے ہیں
ہم درودوں کے چراغوں سے اجالا کر کے
ظلمتِ عصر پہ اک عمر سے چھائے ہوئے ہیں
وقت کے جھوٹے خداؤں کے مقابل یاسرؔ
ہم نے سردار مدینے سے بلائے ہوئے ہیں

یاسرؔ عباس فراز، میلسی

بہشتِ نعتِ محمدؐ میں ہیں

بہشتِ نعتِ محمدؐ میں ہیں قدم رکھے
خدائے احمدِؐ مرسل مرا بھرم رکھے
یہ دل فدائے درِ مصطفٰےؐ ہے اس کو ابھی
یہ ہوش کب ہے کوئی خواہشِ ارم رکھے
کچھ اس لیے بھی انہیں عرش پہ بلایا گیا
کوئی تو سینۂ افلاک پہ قدم رکھے
مری نظر میں وہی شخص محترم ہے کہ جو
ثنائے سرورِؐ عالم کو محترم رکھے
گذر گیا میں کڑی منزلوں سے انؐ کے طفیل
قبائے شعر میں جذبات کو بہم رکھے
رکے جو دل تو "فنا فی الرسولؐ" ہو اخترؔ
چلے تو نبض زمانہ کا زیر و بم رکھے

مجید اخترؔ، امریکہ

بے نوا ہوں پھر بھی

بے نوا ہوں پھر بھی کرتا ہوں ثنائے مصطفیٰؐ
در حقیقت اِس کو کہتے ہیں عطائے مصطفیٰؐ

انتہا تک آچکا انسانیت کا ہر کمال
اب یہاں سے ہو رہی ہے ابتدائے مصطفیٰؐ

میں حدودِ چشم سے آگے بھی سب کچھ دیکھ لوں
آنکھ کا سرمہ بنے گر خاکِ پائے مصطفیٰؐ

لفظِ کُن فردوس کی تخلیق میں شامل نہ تھا
یہ تو تب ممکن ہوا جب مسکرائے مصطفیٰؐ

اے مصدق تیرے آقاؐ نے اُسے سجدہ کیا
کیوں نہ ہو پھر لائقِ سجدہ خدائے مصطفیٰؐ

مصدقؔ لاکھانی، آسٹریلیا

پوشاکِ عمل، جامۂ کردار

پوشاکِ عمل، جامۂ کردار پہن لوں
سر تا بقدم اسوۂ سرکارؐ پہن لوں
ایماں کے لیے حسنِ عمل بھی ہے ضروری
یہ کیا کہ فقط جُبّہ و دستار پہن لوں
حرمت تریؐ قربانیاں مانگے تو میں حاضر!
زنجیرِ قضا شوق سے سوبار پہن لوں
جاری رہے ہونٹوں پہ سدا نعت کا نغمہ
نسبت کا یہ تعویذ ہے سرکارؐ پہن لوں؟
طیبہ سے بلاوا کبھی آئے تو میں کاشرؔ
کچھ ایسے چلوں وقت کی رفتار پہن لوں

شوزیب کاشرؔ، راولاکوٹ

پھول جب جب چنے

پھول جب جب چنے ثناؤں کے
رخ بدلنے لگے ہواؤں کے
عیدِ میلاد کے وسیلے سے
بھاگ جاگے ہمارے گاؤں کے
میرے ہونٹوں پہ تتلیاں اتریں
میں نے بوسے لیے ہیں پاؤں کے
میرے دل کی حسین گلیوں میں
نقش ہیں آپؐ کی کھڑاؤں کے
تذکرے ہیں لبِ دوعالم پر
ان ہواؤں کے ان فضاؤں کے
تیرےؐ دم سے نجات پاتے ہیں
ہم سے قیدی الم سراؤں کے
یا نبیؐ جی اتر پڑیں ہم پر
ذکر سنتے تھے جن بلاؤں کے
ذکر و فکرِ حبیبؐ کے صدقے
باب کھلتے گئے دعاؤں کے

اصغر علی بلوچ، فیصل آباد

تُو اے تقدیر تاجِ عظمت

تُو اے تقدیر تاجِ عظمتِ کونین رکھ دینا
مرے سر پر مرے سرکارؐ کی نعلین رکھ دینا
الٰہی دیکھ لوں میں بھی تو اب روئے محمدؐ کو
مری آنکھیں ذرا قوسین کے مابین رکھ دینا
کہا اللہ نے قوسین کب حد ہے محمدؐ کی
جہاں پر آپؐ رک جائیں وہیں قوسین رکھ دینا
یہ آنکھیں خود بخود عرشِ بریں کی سیر کر لیں گی
تُو ان کو زیر پائے صاحبِؐ قوسین رکھ دینا
فرشتے گر ترے اعمال کے بارے میں کچھ پوچھیں
تو ان کے آگے نعتِ سرورِؐ کونین رکھ دینا

آغا سروش، بھارت

بشکریہ: کاشف حیدر، امریکہ

جسم کو تھامے ہوئے

جسم کو تھامے ہوئے جان سنبھالے ہوئے ہے
آپؐ کا دم مجھے ہر آن سنبھالے ہوئے ہے
اے مرے عمر کی پلکوں پہ لرزتے ہوئے خواب!
تجھ کو سرکارؐ کا فیضان سنبھالے ہوئے ہے
ہر قدم پر ہے مجھے پیش گمانِ ہستی
ہر قدم پر ترا ایقان سنبھالے ہوئے ہے
لمحہ لمحہ مرے اس ٹوٹتے دن کو ہر دم
تیریؐ رحمت، تراؐ احسان سنبھالے ہوئے ہے
میرے آقاؐ! مری گرتی ہوئی بینائی کو
بس تری دید کا ارمان سنبھالے ہوئے ہے

جنید آزرؔ، راولپنڈی

بشکریہ: ڈاکٹر ذوالفقار علی دانش، حسن ابدال

جو بات دل میں ہے

جو بات دل میں ہے میرے وہ بات ہو جائے
غزل تو ہوتی ہی رہتی ہے، نعت ہو جائے
پھر اس کے بعد تو ہر دن مرا مثالی ہو
بسر مدینے میں جو ایک رات ہو جائے
پُلِ صراط سے جس وقت ہو گزر میرا
حضورؐ! آپ کی رحمت کا ساتھ ہو جائے
اُنہی کے ذکر سے اِس کو ثبات ہے ورنہ
یہ کائنات ابھی بے ثبات ہو جائے
درود پڑھیے کہ غائرؔ یہ وہ عبادت ہے
شریک جس میں خدا کی بھی ذات ہو جائے

کاشف حسین غائرؔ، کراچی

چند کھجوریں، جو کی روٹی

چند کھجوریں، جو کی روٹی، ایک پیالہ پانی کا
طور طریقے درویشی کے اور منصب سلطانی کا
مسند، منبر، گاؤ تکیہ، قصر، حویلی کچھ بھی نہیں
دیا چٹائی پر ہے روشن تہذیب عمرانی کا
سہل نہیں کچھ بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو لانا رستے پر
سب کو خبر ہے کتنا مشکل کام ہے گلہ بانی کا
خدمت گاروں کا لشکر ہے اور نہ فوج کنیزوں کی
یہ شاہی دربار ہے کوئی یا مسکن حیرانی کا
اسمِ محمد اک صفحے پر ملا کتاب ہستی میں
جا نہ سکا پھر اس سے آگے ذوق ورق گردانی کا
خالق نے کی خاطر داری خود قوسین کی منزل پر
لطف اٹھایا اور کسی نے کب ایسی مہمانی کا

گلزار بخاری، لاہور

بشکریہ: سلمان رسول، لاہور

چراغ و مہر و ستارہ

چراغ و مہر و ستارہ بنا رہا ہے خدا
ترےؐ طریق پہ جس کو چلا رہا خدا
خدا کے خوف سے جو سر جھکے نہیں ان کو
ترےؐ خلوص پہ لا کر جھکا رہا ہے خدا
صبیح لفظ متاعِ شعور میں رکھ کر
تریؐ ثنا کا سلیقہ سکھا رہا ہے خدا
تریؐ زبان میں تجھ سے کلام کرتا ہوا
ترےؐ جمال سے تجھ کو بلا رہا ہے خدا
کہاں میں دشت کہاں انؐ کی نعت کا گلشن
ہوا کدھر کی کدھر کو چلا رہا ہے خدا
دعا کے وقت میں اذنِ درود سے آرشؔ
مری دعا کو مؤثر بنا رہا ہے خدا

سرفراز آرشؔ، سیالکوٹ

بشکریہ: ارشد مرزا، سیالکوٹ

حبس نکلے دلِ مضطر سے

حبس نکلے، دلِ مضطر سے وبائیں جائیں
کھڑکیاں کھول، مدینے کی ہوائیں آئیں
ابرِ رحمت کی طرح اُن پہ جوانی آئے
لوریاں جن کو درودوں کی سُنائیں مائیں
آج ہو جائے شرابور ہماری محفل
حُبِّ محبوبِؐ خدا کی وہ گھٹائیں چھائیں
ملکَ الموت بھی حاضر ہوں تو اُن سے کہہ دیں
محفلِ ذکرِ نبیؐ سے نہ اُٹھائیں، جائیں
سب کے ہمراہ پڑھیں صلِّ علیٰ، صلِّ علیٰ
وہ ملائک بھی جو شانوں پہ ہیں دائیں بائیں
اس طرح نعت سرائی ہو سرِ بزمِ سخن
نغمۂ عشقِ محمدؐ یہ فضائیں گائیں
دعوئ عشقِ نبیؐ ہو گا عمل سے ثابت
اُس عدالت کو نہ بے روح ثنائیں بھائیں

حمیدہ شاہین، لاہور

خاک نے مدحتِ افلاک

خاک نے مدحتِ افلاک کی نیت کی ہے
اپنے قامت سے بڑی بات کی حسرت کی ہے

آپؐ کی ذات سے اس درجہ محبت کی ہے
نعت لکھے ہوئے کاغذ کی بھی عزت کی ہے

رات بھر جاگ کے اشعار لکھے ہیں میں نے
یعنی کاغذ پہ تہجد کی عبادت کی ہے

خال وخد نام کے حرفوں سے تراشے اُن کے
یعنی احمدؐ میں محمدؐ کی زیارت کی ہے

ہم کہ تاخیرِ زمانہ کے سبب دُور رہے
ہم نے ہاتھوں پہ نہیں ذکر پہ بیعت کی ہے

آیتیں چلتی رہیں آپؐ کے پیچھے پیچھے
آپؐ کے قدموں سے قرآن نے ہجرت کی ہے

نعت گوئی جو کسی شخص نے کی ہے اکبرؔ
حسبِ توفیق نہیں حسبِ عنایت کی ہے

حسنین اکبرؔ، دوبئی

خدا نے نُور سے اپنے

خدا نے نور سے اپنے انہیں بنایا ہے
پھر ان کے نور سے سب سلسلہ چلایا ہے
ہے جس کے دم سے سلامت وجودِ کن فیکون
اسی کے دامنِ رحمت کا مجھ پہ سایہ ہے
زمینِ دل میں تغیّر اگر کبھی آئے
سمجھ ! حضور نے پائے کرم اٹھایا ہے
ملے جو دید کی نعمت درونِ خواب مجھے
کہوں میں آج مرا بخت جگمگایا ہے
کہاں ہے شاعرِ مدحت، یہ جب حضورؐ کہیں
یہ سن کے سب کہیں دانشؔ تجھے بلایا ہے

ذوالفقار دانشؔ، حسن ابدال

دل ونگاہ کی دنیا نئی

دل و نگاہ کی دنیا نئی نئی ہوئی ہے
درود پڑھتے ہی یہ کیسی روشنی ہوئی ہے
میں خود یونہی تو نہیں آ گیا ہوں محفل میں
کہیں سے اذن ہوا ہے تو حاضری ہوئی ہے!
خدا کا شکر غلامانِ شاہِؐ بطحیٰ میں...!
شروع دن سے مری حاضری لگی ہوئی ہے
یہ سر اٹھائے جو میں جا رہا ہوں جانبِ خُلد
مرے لیے مرے آقاؐ نے بات کی ہوئی ہے!

افتخار عارفؔ، راولپنڈی

ذات میں اور صفات

ذات میں اور صفات میں خوشبو
آپؐ کی بات بات میں خوشبو
آپؐ کی پُر وقار آمد پر
بھر گئی کائنات میں خوشبو
اس شجر کی ہر ایک ٹہنی پر
پھول میں، پات پات میں خوشبو
ذکرِ خیر الوریٰؐ کی نسبت ہے
جو ہے صوم و صلوت میں خوشبو
جس نے اک بار چھو لیا انؐ کو
آ گئی اس کے ہات میں خوشبو
نعت ہی کا کرم ہے یہ اظہرؔ
چل رہی ہے جو سات میں خوشبو

اظہرؔ کمال، پاکپتن

رکھ لیں وہؐ جو دَر پر

رکھ لیں وہؐ جو در پر مجھے دربان وغیرہ
پھر کیا ہیں مرے سامنے سلطان وغیرہ
خیرات ملی ہو جنہیں سرکارؐ کے در سے
دنیا کے اٹھاتے نہیں احسان وغیرہ
تاثیر لعاب دہن پاک ہے ایسی
سر قدموں میں رکھ دیتے ہیں لقمان وغیرہ
بننا ہے مجھے خاک رہ شہر مدینہ
بن کر مجھے رہنا نہیں مہمان وغیرہ
مل جائے جسے دشت عرب سیر کی خاطر
کیوں مانگے وہ جنت کے گلستان وغیرہ
آقاؐ کی چٹائی کی تو وہ شان ہے واللہ
بس نام کے ہیں تختِ سلیمان وغیرہ

سلطان محمود، لاہور

بشکریہ: سلمان رسول، لاہور

کرم ہے انؐ کا کہ سارے لمحے

کرم ہے انؐ کا کہ سارے لمحے دھنک کی بارش میں بھیگتے ہیں
وگرنہ بے رنگ موسموں کے یہ عکس آنکھوں کو چھیدتے ہیں
انہیؐ کی شفقت کی سبز چھاؤں، ہے گل فشاں میری سب رتوں پر
کہ گرم جھونکے سموم کے بھی گلاب رہ میں بکھیرتے ہیں
ہر ایک شب میں یہ نوکِ مژگاں یہ کیسی جھلمل سی ہو رہی ہے
کہ مہرِ تاباں بھی دم بخود ہے، ستارے جھل جھل کے دیکھتے ہیں
سمیٹیں کیوں کر ہم اپنا دامن، نظر کریں کیوں ہم اپنی جانب
جب اپنے سائل کو وہ کرم سے، بغیر پرسش نوازتے ہیں

رابعہ بتول، میانوالی

بشکریہ: نعت ریسرچ سنٹر انٹر نیشنل، کراچی

کیسا عالم ہے یہ در پر

کیسا عالم ہے یہ در پر ترے شاہا آہا
ہمہ شاہاں، ہمہ مسکین و گداہا آہا
تیری چوکھٹ پہ جبین ریز سلاطینِ جہاں
خاکروبوں میں ترےؐ فرماں رواہا آہا
خاک پر بوریا اور عرش پہ تکیہ تیرا
کہکشاؤں میں سواری تری آہا آہا
ذاتِ اقدس نے بھی تخلیق تجھےؐ ویسے کیا
اپنی تخلیق کو جس شان سے چاہا آہا
تیرے ہر لفظ کے دامن میں جہانِ معنی
تیرے ہر پل کو زمانوں نے سراہا آہا
حسنِ خوبانِ جہاں پرتوئے صد رنگ تراؐ
سب ترےؐ ناز و ادا شوخ کلاہا آہا
توُؐ ہے قرآن، سراپا تراؐ آیاتِ مبیں
توُؐ ہی حٰم ہے یٰسین ہے طٰہٰ آہا
میں سیہ کار ترےؐ مدح سراؤں میں شمار
تجھؐ پہ قربان شہا خلق پناہا آہا

اشرف یوسفی، فیصل آباد

گریہ مرا وضو ہے

گریہ مرا وُضو ہے، حضوری نماز ہے
اب میں ہوں اور تصورِ شہرِ حجاز ہے
باطن میں لَو ہے ایک سراجِ منیرؐ کی
پتھر سا دل اِسی کی تپش سے گداز ہے
بگڑے ہوئے اُمور سنور جائیں گے مرے
اک دستِ مہربان مرا کار ساز ہے
وابستگی "حریصٌ علیکم" سے ہے مری
باطن میں اور طرح کا اک حرص و آز ہے
اللہ مجھ کو عشق میں ثابت قدم رکھے
اس راہ میں ہزار نشیب و فراز ہے

شاہد ماکلی، تونسہ شریف

لے جائے اس نگر

لے جائے اس نگر یہ جنوں اور نعت ہو
دیوار و در سے لپٹا رہوں اور نعت ہو
پہنچوں وہاں تو ہوش و خرد ساتھ چھوڑ دیں
انؐ کی گلی میں گھوموں، پھروں اور نعت ہو
روشن کروں چراغ سے اک دوسرا چراغ
یعنی میں ایک نعت پڑھوں اور نعت ہو
یا رب درِ رسولؐ سے اذنِ ثناء ملے
کاغذ پہ اسمِ پاکؐ لکھوں اور نعت ہو
انورؔ کو ایک نعت عطا ہو مرے حضورؐ
انؐ کے حضور اتنا کہوں اور نعت ہو

صغیر انورؔ ہاشمی، اسلام آباد

بشکریہ: رحمان حفیظ (انحراف)، اسلام آباد

مدحتِ مصطفیٰؐ کی

مدحتِ مصطفیٰؐ کی رحمت سے
میں ہوا آشنا محبت سے
کتنے سینوں میں انقلاب آیا
آپؐ کی دلنواز حکمت سے
نعت کا حظ اٹھاتا رہتا ہوں
میں تو قرآن کی تلاوت سے
دشمنِ جاں بھی مستفید ہوئے
اس صداقت اور اس امانت سے
کیا تبحّر ہے ایک اُمّی کا
علم تکتا ہے جس کو حیرت سے
سبز گنبد کو دل میں رکھا تو
نعت ہوتی گئی سہولت سے

عزیز فیصل، راولپنڈی

میرا آہنگِ جُدا سُن کے

میرا آہنگِ جدا سُن کے مجھے لے جائیں
کبھی عمران، حضور اُن کے مجھے لے جائیں
کھڑے رہ جائیں کلف دار لباسوں والے
بوذرِ چاک ردا چُن کے مجھے لے جائیں
جگرِ تپ زدہ فرقت میں جلے چوب صفت
قافلے آہ سے جل بھُن کے مجھے لے جائیں
اور بوصیریؒ جو کبھی جائیں قصیدہ پڑھنے
اپنی سطروں میں کہیں بُن کے مجھے لے جائیں
ایک تو رنگِ غنا، اُس پہ عجب طرز ادا
زمزمے دُھن کے، گُہر گُن کے مجھے لے جائیں

اخترؔ عثمان، راولپنڈی

بشکریہ: رحمان حفیظ (انحراف)، اسلام آباد

نام در نام مٹی جاتی ہے

نام در نام مٹی جاتی ہے اُمت مددے
اے قریشی نسب و ہاشمی نسبت مددے
دھوپ ہے اور بہت بے سر و سامانی ہے
آیۂ حق مددے سایۂ رحمت مددے
آسمانوں سے مسلسل یہ بلاؤں کا نزول
کوئی نیکی مددے کوئی عبادت مددے
چشم و مژگاں بھی دھواں سینہ و دل بھی تاریک
مطلعِ نورِ خدا مُہرِ نبوت مددے
اپنے ہی زنگ سے بے عکس ہے چہروں کا ہجوم
مرجعِ خوش نظراں آئینہ صورت مددے
اب کوئی غیر نہیں اپنے مقابل ہم ہیں
اے صف آرائے اُحد حُسنِ قیادت مددے
آپ کا درسِ مُواخات مِٹا جاتا ہے
حامیِ رسمِ سفر صاحبِ ہجرت مددے

لیاقت علی عاصمؔ، کراچی

نبیؐ کی مدحت سے مِٹ گئے

نبیؐ کی مدحت سے مِٹ گئے ہیں ملال سارے
ربیع الاوّل پہ وار دوں ماہ و سال سارے
میں تیرےؐ دربار میں ہوں، میرے طواف میں ہیں
یہ مشرق و مغرب و جنوب و شمال سارے
صنم کدوں کو حرم بنانا شعار تیراؐ
میرے بھی سینے سے لات وعزیٰ نکال سارے
اے رشکِ یوسفؑ! فلک نے دیکھے ہیں رشک کرتے
بلالؓ جیسوں پہ دہر کے خوش جمال سارے
اگر میسر ہو تیرےؐ کوچے میں ایک لمحہ
اُس ایک لمحے پہ وار دوں ماہ و سال سارے
زمانے بھر کے فراق تیرےؐ فراق میں ہیں
ہیں صرف تیرےؐ وِصال میں ہی وِصال سارے
حضورِ سرکارؐ جرأتِ قیل و قال کیسی؟
بس اپنی آنکھوں سے آج ساؔگر اچھال سارے

شیراز ساؔگر، گوجرانوالہ

نعت رحمت سے چَھنی ہے

نعت رحمت سے چَھنی ہے مرے مکی مدنیؐ
لفظ لعلِ یمنی ہے مرے مکی مدنیؐ

آپؐ نے دشتِ مدائن پہ قدم کیا رکھا
اب وہ باغِ عدنی ہے مرے مکی مدنیؐ

آپؐ کے در کی گدائی کو زمانے آئے
آپؐ کی ذات غنی ہے مرے مکی مدنیؐ

آپؐ کی آل سے نسبت کا شرف حاصل ہے
دل مرا پنج تنی ہے مرے مکی مدنیؐ

جب سے عالم کو ہوئی آپؐ سے نسبت تب سے
یہ بھی قسمت کا دھنی ہے مرے مکی مدنیؐ

آپؐ کے نقشِ کفِ پا سے ملی ہے منزل
خود بہ خود راہ بنی ہے مرے مکی مدنیؐ

منتظر وصل کے دن کا ہے یہ آزرؔ کب سے
ہجر کی رات گھنی ہے مرے مکی مدنیؐ

دلاور علی آزرؔ، کراچی

یادِ احمدؐ میں اگر رات

یاد احمدؐ میں اگر رات بسر ہو جائے
مطمئن قلب کے ہمراہ نظر ہو جائے
پھر سے میں قربِ الٰہی سے نوازا جاؤں
پھر مرا شہرِ محمدؐ سے گذر ہو جائے
چُھو کے نعلین ترےؐ عرش کا جلوہ دیکھے
چوم کے پاؤں ترےؐ ذرّہ گہر ہو جائے
ہر سو سجاؔد سماں جشنِ بہاراں سا رہے
رابطہ گنبد خضراء سے اگر ہو جائے

سجاؔد بخاری، جدّہ

2016

اتنی آساں تو نہ تھی

اتنی آساں تو نہ تھی بات مگر سمجھائی
ایک دانائی کی خوشبو نے ہَوا مہکائی

آپؐ کے ہاتھ نے سینچا تھا مدینے میں جسے
اُس گھنے پیڑ کی چھاؤں مرے گھر تک آئی

برکتِ اسمِ محمدؐ سے مرے کام ہوئے
دولتِ دنیا ملی، عزتِ ایماں پائی

آپؐ ہیں اور سرِ غارِ حرا ذکرِ خدا
ایسی آباد بھی کیا ہو گی کوئی تنہائی

آپؐ اس خاک پہ نازل ہوئے قرآں کی طرح
گُلِ کردار سے آیات کی خوشبو آئی

اور جب آپؐ کو لاتا ہے تصور میں نجیبؔ
آنکھ سے دل کی طرف دوڑتی ہے بینائی

نجیبؔ احمد، لاہور

بشکریہ: ماہنامہ بیاض، لاہور

اک مُٹھی ستو ہوں

اک مٹھی ستو ہوں، روٹی خشک ادھوری ہو
مولاؐ مجھ سے آپؐ کی سنت کیسے پوری ہو
نعت تو ہے محتاط رویوں اور جذبوں کا کام
اتنی بات ہے کہنا جتنی بات ضروری ہو
ہجر کے نم کاغذ پر عشق کے سبز قلم کے ساتھ
ہم نے عرض گزاری، دیکھیں کب منظوری ہو
جو مہکا دے اندر باہر جسم کے سب ایوان
میرے دل میں عشقِ نبیؐ کی وہ کستوری ہو
آپؐ کی آل کا صدقہ مانگے لفظوں کا مزدور
نعت کی صورت اب کی بار کھری مزدوری ہو
لفظ ترے خالی تھے ورنہ کیسے ممکن ہے
واسطہ انؐ کا آئے دعا میں اور نہ پوری ہو

کاشف عرفان، اسلام آباد

بشکریہ: مجلہ "نعت رنگ"، کراچی

اندھیرے غار میں اک دیپ

اندھیرے غار میں اک دیپ نے اجالا کیا
ہمیں حضورؐ نے آ کر شعور والا کیا
حرم سے لوٹنے والوں سے انؐ کی باتیں کیں
اور اپنے دل میں بھرے حبس کو نکالا کیا
وہ قحط سالی تھی اڑتی تھی میری آنکھ میں دھول
پھر ایک اشک نے لبریز یہ پیالہ کیا
اسی کا حکم ہے بھیجو درود آقاؐ پر
کہ جس نے غیر مقفّل لبوں کا تالا کیا
ستائے جاتا تھا لفظوں کی رائیگانی کا دکھ
پھر ایک نعت نے اس زخم کا ازالہ کیا

نادر عریض، بہاولپور

بادۂ عشقِ شہ کی خماری رہے

بادۂ عشقِ شہ کی خماری رہے، نعت جاری رہے
کیف انؐ کی محبت کا طاری رہے، نعت جاری رہے
قلبِ دنیا کی رغبت سے عاری رہے، نعت جاری رہے
رو برو روئے محبوبِؐ باری رہے، نعت جاری رہے
چھوڑ کر انؐ کا در، کیوں پھرے در بدر، کیوں ہو بے مستقر
انؐ کی چوکھٹ پہ انؐ کا بھکاری رہے، نعت جاری رہے
وجہِ تکریم ہے، جانِ تحریم ہے، روحِ تعظیم ہے
انؐ سے قائم یہ نسبت ہماری رہے، نعت جاری رہے
ہو میسر اگر روضۂ پاک پر حاضری کا شرف
سارے آداب کی پاس داری رہے، نعت جاری رہے
بہرِ کسبِ کرم اِس سے بڑھ کر نہیں اور کوئی ہنر
اپنے دامن میں مدحت نگاری رہے، نعت جاری رہے
ہم مریضانِ الفت کا عارفؔ کوئی اور دارو نہیں
نعت جاری رہے، نعت جاری رہے، نعت جاری رہے

عارفؔ قادری، واہ کینٹ

بانجھ مٹی ہوئی بارور

بانجھ مٹی ہوئی بار ور آپؐ سے
شاخِ ہستی پہ آئے ثمر آپؐ سے
شرق سے غرب تک اڑتی پھرتی ہے اب
روشنی کو ملے بال و پَر آپؐ سے
پیار کی ضرب سے دل کا تالا کھلا
پھر ملا علم و حکمت کا در آپؐ سے
سایۂ رحمتِ ایزدی آپؐ ہیں
چھاؤں لیتا ہے اک اک شجر آپؐ سے
دل وہ تاباں نہیں جس میں آقاؐ نہ ہوں
گھر حقیقت میں ہوتا ہے گھر آپؐ سے

عبدالقادر تاباں، راولپنڈی

بشکریہ: انحراف، اسلام آباد

تُوؐ سیّدِ عالم ہے

تُوؐ سیّدِ عالم ہے رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک
پیارے تجھے کیا غم ہے رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

بعثت میں تری ذات مؤخر ہوئی لیکن
تُو سب سے مقدّم ہے رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

ہر جا ہے تری شانِ مسیحائی کا چرچا
رحمت تری چھم چھم ہے رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

پابندِ یُصَلُّونَ، وَصَلُّوا ملکوتی
انساں کا بھی سر خم ہے رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

وَاستَغفَرَ امت کی شفاعت کی ضمانت
جو سب کو فراہم ہے رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

اے منکرِ معراج، لے کچھ ہوش کے ناخن
یہ نص بھی تجھے کم ہے رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

مدّاحِ شہِ کون و مکاں ہوں، مجھے کاشرؔ
کیا خوفِ جہنم ہے رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

شوزیب کاشرؔ، راولاکوٹ

بشکریہ: اکادمی فروغِ نعت، اٹک

جب کوئی حرف ترےؐ نام

جب کوئی حرف ترےؐ نام کِیا ہے میں نے
پہلے اس حرف کو گلفام کِیا ہے میں نے

اسمِ اللہ سے ہر کام کِیا ہے آغاز
اسمِ سرکارؐ پہ انجام کِیا ہے میں نے

گنگنا کر کبھی لکھ کر کبھی سن کر نعتیں
یوں علاجِ غم و آلام کِیا ہے میں نے

خوشبوئیں حرف کی بکھری ہیں نواحِ جاں میں
قریۂ نعت میں بسرام کِیا ہے میں نے

حرفِ توصیفِ پیمبرؐ سے زمانے والو
حسرتِ دہر کو ناکام کِیا ہے میں نے

تحسینؔ یزدانی، میلسی

چین پاتے ہیں جہاں

چین پاتے ہیں جہاں کے بے قرار آ کر یہاں
ختم ہوتا ہے سبھی کا انتظار آ کر یہاں
راندۂ درگاہ جتنے لوگ تھے سب ہو گئے
صاحبِ توقیر لوگوں میں شمار آ کر یہاں
کون اس کی ذات پوچھے گا کہ جس کو مل گیا
منصبِ انسانیت کا اعتبار آ کر یہاں
اپنی اپنی ذات میں سمٹے ہوئے پھیلے ہوئے
آپ ہو جاتے ہیں دریا بے کنار آ کر یہاں
اہلِ دنیا کی نہیں یہ اہلِ دل کی بات ہے
اور بھی بڑھتی ہے عزت بار بار آ کر یہاں
کس نے پایا ہے یہاں سبطینؔ ایسا مرتبہ
سر جھکاتے ہیں سب اہلِ اختیار آ کر یہاں

سبطینؔ رضا، لاہور

بشکریہ: توقیر عباس، لاہور

حمدِ باری میں کبھی نعت

حمدِ باری میں کبھی نعت میں گُم رہتا ہوں
میں سدا ایسے خیالات میں گُم رہتا ہوں
مضطرب رہتا ہوں کہنے کو نئی نعتِ نبیؐ
یوں کبھی دن میں کبھی رات میں گُم رہتا ہوں
ڈھونڈ لیتا ہوں کبھی حمد کبھی نعت اِن میں
مصحفِ پاک کی آیات میں گم رہتا ہوں
چُھو کے جاتی ہے مجھے روز ہوائے جنت
یعنی طیبہ کے مضافات میں گُم رہتا ہوں
میری عزت کا یہی راز ہے دنیا میں کہ مَیں
مدحتِ سیدِ سادات میں گُم رہتا ہوں
واجدؔ ایسے نہیں آتا میرے شعروں پہ نکھار
شاہؐ کے حُسنِ کمالات میں گُم رہتا ہوں

حافظ عبدالغفار واجدؔ، اٹک

بشکریہ: ڈاکٹر ذوالفقار علی دانش، حسن ابدال

رخِ مصطفیؐ سے عیاں ہے سب

رخِ مصطفیؐ سے عیاں ہے سب، سرِ آئنہ، پسِ آئنہ
یہی رخ وہ رخ کہ نمائے رب، سرِ آئنہ، پسِ آئنہ
رخِ مصطفیؐ سے ہے بزمِ جاں، یہی وجہِ نغمۂ کن فکاں
یہی وجہ و علتِ ہر سبب، سرِ آئنہ، پسِ آئنہ
رخِ مصطفیؐ سے جو سیر ہے، وہی چشم چشمۂ خیر ہے
کوئی آرزو نہ کوئی طلب، سرِ آئنہ، پسِ آئنہ
رخِ مصطفیؐ سے ہیں بینشیں، کہیں مسندیں، کہیں کاوشیں
یہی چشم و رخ کہ دریں عقب، سرِ آئنہ، پسِ آئنہ
رخِ مصطفیؐ سے کشید ہے، مرا جذب جذبِ فرید ہے
وہ ہیں جلوہ زا جو ہر ایک شب، سرِ آئنہ، پسِ آئنہ
رخِ مصطفیؐ سے ہیں ملتمس، سبھی راز، راز یہ مقتبس
یہ رموزِ مخفی عجب عجب، سرِ آئنہ، پسِ آئنہ
رخِ مصطفیؐ سے بعید کب؟ کہ عدیمؔ ہو مجھے دید اب؟
ابھی سامنے ہو مہِ عرب، سرِ آئنہ، پسِ آئنہ

عباس عدیمؔ قریشی، خانیوال

رَو بہ طیبہ ہُوا

رَو بہ طیبہ ہُوا، مفہوم کی حد سے نِکلا
نعت میں آیا تو لفظ اپنے ہی قد سے نِکلا
لفظ رکھّے حرَمِ نعت کی محراب پہ اور
اعتبارِ ہُنر و پاسِ سَند سے نِکلا
اے خوشا! کوہِ انا پگھلا، تریؐ رحمت سے
ذات کی دھند سے مَیں تیریؐ مدد سے نِکلا
تُوؐ نے توحید سے انساں کو سرافراز کیا
تیراؐ احسان ہر آوازِ 'اَحَدْ' سے نِکلا!
ہر ازل سوختہ کی راہنمائی کے لئے
ہاتھ سرکارؐ کا دیوارِ ابد سے نِکلا
ہاتھ میں مصحفِ نعت اور لبوں پر تھا درود
حشر کے روز ریاضؔ ایسے لحد سے نکلا!

ڈاکٹر ریاضؔ مجید، فیصل آباد

سخن پہ داد طلب ہیں

سخن پہ دَاد طَلَب ہیں اگر مدینے سے
کلام کیجئے پھر اور ہی قرینے سے!
چھلک رَہے تھے مِری آنکھ سے کئی منظر
اُتر رہا تھا میں اِک خواب کے سفینے سے
عجب نہیں کہ حضوری کا وقت آ گیا ہو
مرا یہ ہاتھ جو اُٹھتا نہیں ہے سینے سے
ہوئی جو مدحتِ سرکارؐ کی عطا مجھ پر
ہزار لعل و گہر پائے اس خزینے سے
پناہ ڈھونڈھتا پھرتا تھا دل گرفتۂ غم
کہ تنگ آیا ہوا تھا میں اپنے جینے سے
میں بابِ علم کے در پر پہنچ گیا تو نعیمؔ
اس انتہائے کرم نے لگایا سینے سے

نعیمؔ گیلانی، شیخوپورہ

بشکریہ: انحراف، اسلام آباد

سلسلۂ مہرِ ضیا بار

سلسلۂ مہرِ ضیا بار سے جُڑ جاتا ہے
میں بھٹکتا ہوں تو دل تار سے جُڑ جاتا ہے
آپؐ سے حسنِ تعلق کا فقط ہے اعجاز
آئنہ صحبتِ کردار سے جُڑ جاتا ہے
خواب میں گھومتا رہتا ہوں مدینہ کے دروں
ہر قدم دل کسی دیوار سے جُڑ جاتا ہے
دور سے انجمِ تاباں کا گماں ہوتا ہے
اشک جو روضۂ انوار سے جُڑ جاتا ہے
باغِ ہستی میں میسر ہو جہاں محفلِ نعت
دل اُسی شاخِ گہر بار سے جُڑ جاتا ہے

الیاس بابر اعوان، راولپنڈی

کہتا ہے میرا دیدۂ نمناک

کہتا ہے میرا دیدۂ نمناک آپؐ سے
لو بس لگی ہے سیدِ لولاک آپؐ سے
ہو آپؐ ہی کی مدح مرا حاصلِ سخن
ہے ملتجی یہ دامنِ ادراک آپؐ سے
میں خوش نصیب ہوں کہ ہر اک در کو چھوڑ کر
وابستہ ہو گیا دلِ صد چاک آپؐ سے
خاکِ شفا میں ڈھل گئی، عشاق کے لئے
یہ خاکِ یثربی ہوئی جب پاک آپؐ سے
طاہرؔ تنِ حیات فدا ہو مرا نہ کیوں
مجھ کو ملی غلامی کی پوشاک آپؐ سے

سید طاہرؔ، واہوا

بشکریہ: دبستان وارثیہ، کراچی

گھر بار ہو کہ گھر کے ہوں

گھر بار ہو کہ گھر کے ہوں افراد، کچھ نہیں
پایا درِ نبیؐ تو رہا یاد کچھ نہیں

سچ پوچھیے تو حبِ شہِ دیں کے سامنے
ماں باپ کچھ نہیں مری اولاد کچھ نہیں

مجھ میں جگا گئے ہیں محبت حضورؐ کی
کیسے کہوں کہ تھے مرے اجداد کچھ نہیں

میں خوش نصیب ہوں کہ بجز عشقِ مصطفیٰؐ
حجرے میں قلب و روح کے آباد کچھ نہیں

ہر شعر تو ہے صرف عطائے نبیؐ قمرؔ
فن سے مرے ملی مجھے امداد کچھ نہیں

قمرؔ وارثی، کراچی

بشکریہ: دبستان وارثیہ، کراچی

لفظ کو جب نعت کا رتبہ

لفظ کو جب نعت کا رتبہ عطا ہو جائے گا
وہ فضیلت میں قبیلے سے بڑا ہو جائے گا
مال، جان، اولاد کی پروا اگر دل میں رہی
دعوئِ عشقِ نبیؐ پھر کھوکھلا ہو جائے گا
کیمیا ہے اس قدر تاثیر میں آقاؐ کا نام
جس سخن میں آئے گا خوش ذائقہ ہو جائے گا
روح کو سرشار کر صلِ علیٰ کے ورد سے
پیڑ کو پانی ملے گا تو ہرا ہو جائے گا
امتی ہونے کی نسبت کام آئے گی مرے
جب مرے اعمال کا فتنہ کھڑا ہو جائے گا

نادر عریضؔ، بہاولپور

ملتجی ہے آپؐ کا

ملتجی ہے آپؐ کا ادنیٰ ثنا گر آپؐ سے
مانگتا ہے قلبِ مضطر، دیدۂِ تر آپؐ سے
آدمی کو جذبۂِ انسانیت کس سے ملا؟
آپؐ سے، ہاں آپؐ سے، اے بندہ پرور آپؐ سے
جامعیت، نرم لہجہ، شستگی، شائستگی
سیکھتے کیا کیا نہیں اب بھی سخنور آپؐ سے
امتی ہو کر کریں ایسی جسارت، العیاذ
ادّعائے ہمسری، اللہ اکبر، آپؐ سے؟
عرشؔ ہے سرکارؐ فرقت میں ملول و مضطرب
کس قدر یہ شاد ہو گا اذن پا کر آپؐ سے

عرشؔ ہاشمی، راولپنڈی

بشکریہ: ادارۂ محفلِ نعت، اسلام آباد

زبان و نطق کو جب

زبان و نطق کو جب نعت سے سجاتے ہیں
مرے لبوں پہ ستارے سے جگمگاتے ہیں
دھنک کے رنگ اترتے ہیں گھر کے آنگن میں
ربیع النور کی جب ساعتیں مناتے ہیں
نشست گاہ بنائی ہے انؐ کی کاغذ پر
حروف نعت کی تکمیل کو جو آتے ہیں
ہم اپنے اشکوں سے کشتِ ثناء کو نم کر کے
پنیری اس میں نئی نعت کی لگاتے ہیں
انہیؐ کے صدقے ہوا کرتے ہیں سخن افروزؔ
ثناء انہیؐ کی سرِ بزم جب سناتے ہیں

افروزؔ رضوی، کراچی

نظر کا زاویہ اس

نظر کا زاویہ اس معتبر زمیں سے ملا
مجھے تو نور بھی طیبہ کی سر زمیں سے ملا
فلک سے پایا نکلتا ہوا سرِ گنبد
تو اس کو دیکھتے ہی میرا سر زمیں سے لگا
جو بویا نخلِ عقیدت زمینِ طیبہ میں
تو ہم کو لطف و کرم کا ثمر زمیں سے ملا
جو چلنا چاہے رہِ راست پر پیمبرؐ کی
ہٹا فلک سے، اور اپنی نظر زمیں سے ملا
نبیؐ کے لطف سے محمودؔ وہ ثمر دے گا
رہے گا جب تلک کوئی شجر زمیں سے ملا

راجا رشید محمودؔ، لاہور

بشکریہ: انتخاب دبستان وارثیہ، کراچی۔

وہ سیراب کرتی ہوئی رحمتیں

وہ سیراب کرتی ہوئی رحمتیں، ابرِ مُوئے نبیؐ
کرم تھی، عطا تھی، محبت تھی، بخشش تھی خُوئے نبیؐ
حیا بار آنکھیں، فرشتوں کو بھی رشک آئے جہاں
ضیا بار، ماہِ منور سے زیادہ تھا رُوئے نبیؐ
مہک تھی وہ جسمِ مبارک کی، سرشار تھے دو جہاں
کہ مشکِ ختن، مشکِ نافہ سے بڑھ کر تھی بُوئے نبیؐ
رہیں امتی تشنہ لب، کیسے آقاؐ گوارا کریں؟
ہے رہتی رواں، رحمتوں کی سدا آب جوئے نبیؐ
اُڑا جا رہا ہے یہ بطحا کی جانب کسی جذب میں
رہے چین سے کیسے؟ دل کو ہے جب آرزوئے نبیؐ
ملا اذنِ دیدار جب سے، یہ آنکھیں ہیں جھرنا ہوئیں
کرم کی طلب مجھ کو کھینچے ہے نسریںؔ سُوئے نبیؐ

نسریںؔ سیّد، کینیڈا

وہ نام جب سرِ کاغذ

وہ نام جب سرِ کاغذ اترنے لگتا ہے
مرا وجود خوشی سے نکھرنے لگتا ہے
ادا ہو نامِ محمدؐ جو میرے ہونٹوں سے
تو کوئی بارشِ انوار کرنے لگتا ہے
میں انؐ کی سمت سے بھٹکوں تو رہنمائی کو
ادھر سے ایک ستارا ابھرنے لگتا ہے
میں جب بھی گلشنِ نعتِ نبیؐ میں آتا ہوں
تو مجھ میں موسمِ خوشبو ٹھہرنے لگتا ہے
درود پڑھتے ہی بارش کرم کی ہوتی ہے
زمانہ قوسِ قزح سے سنورنے لگتا ہے
دکھائی دیتی ہے جنت وہیں کہیں اسعدؔ
جب اس نگر سے تصور گزرنے لگتا ہے

بلال اسعدؔ، سیالکوٹ

ہُوں ذکرِ پاک میں مشغول

ہُوں ذکرِ پاک میں مشغول، دل سکون میں ہے
درودِ پاک ہے معمول، دل سکون میں ہے
بدل رہی ہیں مری کیفیاتِ قلب و نظر
ہوئی ہے حاضری مقبول، دل سکون میں ہے
مہک رہا ہے مرے صحنِ جاں کا ہر گوشہ
کِھلے ہیں نعت کے کچھ پھول، دل سکون میں ہے

عائشہ ناز، کراچی

بشکریہ: نعت ریسرچ سنٹر انٹرنیشنل، کراچی

یہ جو شہ کار سے

یہ جو شہ کار سے محبت ہے
گویا فن کار سے محبت ہے
ہے یہ تمثیلِ گیسوئے احمد
سو شبِ تار سے محبت ہے
ان کے قدموں کی خاک بن کے رہے
جس کو دستار سے محبت ہے
حبِ احمدؐ جھلکتی ہو جس میں
ایسے اظہار سے محبت ہے
تیرےؐ پیغام سے ہے پیار مجھے
تیرےؐ افکار سے محبت ہے
مجھ کو طیبہ میں ہی بلا لیجے
مجھ کو انوار سے محبت ہے

سلمان رسول، لاہور

2 0 1 7

آپؐ اگر چشمِ تصور

آپؐ اگر چشمِ تصور میں سمانے لگ جائیں
مجھ کو نادیدہ مناظر نظر آنے لگ جائیں

دل یہ کہتا ہے کروں روضۂ اقدس کا طواف
اور اسی عالمِ گریہ میں زمانے لگ جائیں

ایک خواہش ہے مجھے اذنِ ملاقات ملے
چاہے تکمیل میں دنیا کے خزانے لگ جائیں

یہ بزرگوں کی عقیدت کا ثمر ہے ہم بھی
آپؐ کا ذکر سنیں اشک بہانے لگ جائیں

آج کل اپنا وطیرہ ہے مدثر جاویدؔ
روز اک نعت کہیں، لطف اٹھانے لگ جائیں

ڈاکٹر مدثر جاویدؔ ملک، ملتان

آنکھ ہجرِ شہِ دیںؐ میں روتی

آنکھ ہجرِ شہِ دیںؐ میں روتی رہے، نعت ہوتی رہے
یونہی اشکوں کی مالا پروتی رہے، نعت ہوتی رہے
اُنؐ کی سیرت شب و روز احوال میں، کشتِ اعمال میں
بیج اُنؐ کی اطاعت کے بوتی رہے، نعت ہوتی رہے
عشق روشن رہے دل کے ایوان میں، خیمۂ جان میں
خاک میں جھلملاتا یہ موتی رہے، نعت ہوتی رہے
موجِ لطفِ خدا میرے جذبات کو، اور خیالات کو
بحرِ عشقِ نبیؐ میں ڈبوتی رہے، نعت ہوتی رہے
بادِ شہرِ عطا میرے انفاس میں، میرے احساس میں
اُنؐ کی قربت کی خوشبو سموتی رہے، نعت ہوتی رہے
کاش مقبول ہوں یہ دردوں کے گُل، پیشِ ختمُ الرُّسُلؐ
مجھ کو رحمت کی بارش بھگوتی رہے، نعت ہوتی رہے
ہوں رواں ایسے شاہدؔ کے نطق و قلم، ہر گھڑی دم بہ دم
نعت ہوتی رہے، نعت ہوتی رہے، نعت ہوتی رہے

شاہدؔ الرحمن، اسلام آباد

اسمِ احمدؐ جو رقم

اسمِ احمدؐ جو رقم خامۂ بے حد نے کیا
لفظِ بے نقطہ کو سجدہ صفِ ابجد نے کیا
مصحفِ میم کو دو بار چھوا ہونٹوں نے
زیرِ اس دل کو اسی حرفِ مشدّد نے کیا
جادۂ ترکِ ہوس کس پہ ہوا سہل مگر
کتنا آسان اسے عشقِ محمدؐ نے کیا
شکرِ نعمت کا تقاضا ہے ثنائے سرکارؐ
اس پہ تیار مجھے میرے اب و جد نے کیا
میں نے ناکامی سے تھک ہار کے تسبیح پڑھی
کام پھر جو بھی کیا اسمِ محمدؐ نے کیا
گھر سے نکلا تو ہوا رختِ سفر مطلعِ نعت
میرے جانے کو عبادت اسی آمد نے کیا

عارف امام، امریکہ

بشکریہ: کاشف حیدر، امریکہ

بارشِ رحمت و انوار

بارشِ رحمت و انوار یہاں تک نہ رہے
اے خدا، نعت فقط حرف و بیاں تک نہ رہے

اے مرے آتشِ فارس کے بجھانے والے
اس طرح ہجر بجھا دیں کہ دھواں تک نہ رہے

شہرِ طیبہ میں ٹھکانہ ہو دلِ بے دل کا
یوں قرار آئے کہ پھر خواہشِ جاں تک نہ رہے

صاحبِ شقِ قمر جس پہ عنایت کر دیں
وہ اگر آئینہ جوڑے تو نشاں تک نہ رہے

سینۂ سنگ میں حشرات بھی پڑھتے ہیں سلام
زمزمے نعت کے پتھر کی زباں تک نہ رہے

ایک شب سیر کو نکلے تھے شہِ کون و مکاں
اور پھر کون و مکاں کون و مکاں تک نہ رہے

روزِ محشر تھا مرا نام ثنا خوانوں میں
یعنی یہ شعر میرے ایک جہاں تک نہ رہے

ابوالحسن خاورؔ، لاہور

تُوؐ ہے تو زماں اور مکاں

تُوؐ ہے تو زماں اور مکاں اور مکیں ہے
تُوؐ ہے تو زمانے کو بھی ہونے کا یقیں ہے
آفاق معطر ترےؐ گیسو کی طراوت
آقاؐ ترے نعلین کے صدقے یہ زمیں ہے
کلمہ ترے ہونے کی گواہی کا علَم ہے
قرآن بھی ناطق ترے ہونے کے تئیں ہے
لیکن ترے امت کے ابوجہلوں کی ضد ہے
بس تھا کبھی احمدؐ ابھی وہ شخص نہیں ہے
سجدوں کی ملامت کہیں آباد ہیں آقاؐ
ہاں شورِ قیامت ہے مگر عشق نہیں ہے

علی کمیل قزلباش، لاہور

بشکریہ: زاہد اقبال خان، لاہور

چاندنی رات ہے پُرنُور

چاندنی رات ہے پُر نُور گھٹا چھائی ہے
مسکراتی ہوئی طیبہ سے صبا آئی ہے
یونہی خورشید و قمر کی نہیں پُر نور جبیں
چاندنی چوم کے نعلینِ نبیؐ آئی ہے
اس لئے خوب مہکتی ہے مدینے کی دُلہن
جانِ عالم کے پسینے کی مہک پائی ہے
وہؐ اگر چاہیں تو بن جائے مری بھی قسمت
جن سے پتھر کو ملی قوتِ گویائی ہے
جس کے صدقے میں بنائی ہے خدا نے دنیا
سارا عالم اسی محبوبؐ کا شیدائی ہے
نغمہؔ گر دیکھ نہیں سکتی نبیؐ کا روضہ
کس لئے پھر تری آنکھوں میں یہ بینائی ہے

نغمہؔ فاطمہ، بھارت

جہل زدوں پر علم و ہنر کے

جہل زدوں پر علم و ہنر کے خالق نے احسان کیا
اک اُمّی نے غار حرا میں اقراء کا اعلان کیا
بے نوری کے دشت میں دونوں مارے مارے پھرتے تھے
میرے نبیؐ نے قلب و نظر کی مشکل کو آسان کیا
جب بھی دل بے چین ہوا تو میں نے درود شریف پڑھا
دل کو اک تسکین ملی اور تازہ دم ایمان کیا
میرے شفیق نبیؐ نے ایسا لمحہ بھر بھی سوچا نہیں
کس نے کتنے پتھر مارے کس نے کیا نقصان کیا؟
درِ نبیؐ پر جا کر میری ہنستی آنکھیں بھیگ گئیں
میں نے دل کو، دل نے مجھ کو، رو رو کر حیران کیا
نعتِ نبیؐ سے، ذکرِ خفی سے، کیف روی سے، کتنی بار
مدّاحی کا لطف لیا اور بخشش کا سامان کیا

عزیز فیصل، راولپنڈی

بشکریہ: انحراف، اسلام آباد

دست بستہ و سرنگوں

دست بستہ و سرنگوں حاضر
انؐ کے در پر میں یوں رہوں حاضر

وہؐ کہیں جب، غلام حاضر ہو
گر کے قدموں پہ میں کہوں، حاضر

وہؐ نگہبان بھی وہؐ شاہد بھی
یوں وہؐ ناظر ہیں اور یوں حاضر

نعت صفحے پہ دل کے لکھی ہے
کر رہا ہوں میں جوں کی توں حاضر

ان کے قدموں پہ جاں نثار کروں
ان کی خدمت میں دل کروں حاضر

جب سے مسکن یہ دل حضورؐ کا ہے
بے کلی گم ہے اور سکوں حاضر

ارشد عزیز، فیصل آباد

● مطلع کے مصرعِ اولیٰ میں عروضی سقم ہے۔
بشکریہ: اوجِ ادب، کراچی

راستے جو بھی مدینے

راستے جو بھی مدینے کی طرف جاتے ہیں
وہ سبھی خلد کے زینے کی طرف جاتے ہیں
خوشبوئیں جب بھی گلابوں کی ذرا مدہم ہوں
پھر گلاب ان کے پسینے کی طرف جاتے ہیں
نور لینے کے لیے چاند ستارے خورشید
سب اسی نور نگینے کی طرف جاتے ہیں
للہِ الحمد کہ یاد آتی ہے سنت ان کی
ہاتھ جب کھانے یا پینے کی طرف جاتے ہیں
زیست کی راہ میں واجدؔ وہ بھٹکتے ہی نہیں
جو قدم ان کے قرینے کی طرف جاتے ہیں

عبدالغفار واجدؔ، حسن ابدال

بشکریہ: ذوالفقار علی دانش، حسن ابدال

ذرّۂ خاک ہوں پر سدرہ

ذرّۂ خاک ہوں پر سدرہ نشیں رہتا ہوں
دل ہی دل میں مَیں مدینے کا مکیں رہتا ہوں

پاس ہیں وہؐ ہے عیاں ان پہ مرا حال و قال
اسی ایمان سے میں صاحبِ دیں رہتا ہوں

گنگناتا ہوں میں جب آپؐ کی مدحت آقاؐ
عرش پر ہوتا ہوں کب سوئے زمیں رہتا ہوں

ربط رکھتا ہوں درود اور لبوں کا ہر وقت
دُور رہ کر بھی مَیں جالی کے قریں رہتا ہوں

خاکِ طیبہ کا ہُوا ایسا اثر چہرے پر
اپنے احباب میں ہر طرح مبیں رہتا ہوں

عمران شریفؔ، مدینہ منورہ

بشکریہ: نعت مرکز انٹرنیشنل، لاہور

سدرہ سے آگے" شہرِنہیں"

سدرہ سے آگے" شہرِنہیں" تک گئے ہوئے
نعلین انؐ کے عرشِ بریں تک گئے ہوئے
واپس کِیا ہے خود کو بتا کر بشر، ہمیں
ورنہ تھے ہم خدا کے یقیں تک گئے ہوئے
قاسمؐ ہیں دو جہان کے مختار، بالیقیں
خودفاقہ کش ہیں نانِ جویں تک گئے ہوئے
حاصل کئے ہوئے ہیں خدا سے بشارتیں
خادم ہیں ان کے فتحِ مبیں تک گئے ہوئے
راجاؔ در رسول رسا ہوں، خدا کرے
جذبوں کے قافلے ہیں جبیں تک گئے ہوئے

اویس راجاؔ،امریکہ

شہرِ طیبہ کے گلی کوچوں

شہرِ طیبہ کے گلی کوچوں کو دیکھا چوما
فرطِ جذبات سے اس خاک پہ لوٹا چوما
اُن کی آنکھوں پہ فدا کردوں میں آنکھیں اپنی
جن کی نظروں نے مرے شاہؐ کا چہرہ چوما
تو نے ہاتھوں سے چھوا ہوگا مرے شاہؐ کا در
میں نے یوں ہی تو نہیں ہاتھ یہ تیرا چوما
میری سانسیں ہیں معطّر تریؐ چاہت کے سبب
میرے ہونٹوں نے ترےؐ نام کو اتنا چوما
ہوگئی نعت یہ جب لطف وکرم سے اُنؐ کے
میں نے قرطاس وقلم، ہاتھ بھی اپنا چوما
ہجرِ سرکارؐ میں بے کل ہوا جب بھی فارقؔ
میں نے کاغذ پہ لکھا "سیّدی آقاؐ" چوما

ندیم فارقؔ، خانیوال

عرب سے دُور عجم کے

عرب سے دُور عجم کے کسی دیار میں ہوں
میں صبح و شام بلاوے کے انتظار میں ہوں
خدا کرے کہ گِروں جا کے انﷺ کی چوکھٹ پر
میں ایک اشک ہوں اور چشمِ اشکبار میں ہوں
مہک رہی ہے مرے دل دماغ کی دنیا
تصوّرِ شہِ شاہانِ نامدارﷺ میں ہوں
نکل کے روح بدن کے قفس سے کب پہنچے
حضورِﷺ شاہِ شہاں میں اس انتظار میں ہوں
حضورﷺ! ہو مری بے اعتدالیوں سے گزر
سراپا دل ہوں، کہاں اپنے اختیار میں ہوں

حافظ محبوبؔ احمد، سرگودھا

فراقِ ہستیِ اقدس کا

فراقِ ہستیِ اقدس کا غم رُلا جاتا
وہؐ جب گزرتے درختوں کو صبر آ جاتا
مرے حضورؐ ہیں رحمت وگرنہ طائف میں
پہاڑ شہر کے اوپر اُلٹ دیا جاتا
وہ جس مقام پہ نَعلَین آپؐ کے گئے ہیں
مجال کیا کہ وہاں کوئی دوسرا جاتا
ادب ہے اتنا کہ پا بوسِ مصطفیٰؐ کے لئے
نہیں ہے خواب کے اندر بھی، فاصلہ جاتا
جو وقت مڑتا کبھی تھام کر مری انگلی
میں سوئے عرصۂ سرکارؐ بھاگتا جاتا

جاوید عادل سوہاوی، جرمنی

قبولیت کا یہی طریقہ

قبولیت کا یہی طریقہ نکالنا ہے
مجھے مدینے کی سمت رستا نکالنا ہے
درود پڑھ کر تمام کرنا ہے تیرگی کو
درونِ دشتِ غبار، دریا نکالنا ہے
بسا کے رکھنا ہے دل میں ان کی محبتوں کو
سوائے عشقِ رسولؐ جو تھا، نکالنا ہے
کہ جس کو سن کر پیمبرِؐ کائنات خوش ہوں
سخن سرائی میں ایسا لہجہ نکالنا ہے
نگاہ و دل میں ہو جاگزیں صرف ان کی چاہت
نگاہ و دل سے فریبِ دنیا نکالنا ہے
جو داغ دل پر حصولِ دنیا کا لگ چکا ہے
وہ داغِ اب دل سے رفتہ رفتہ نکالنا ہے
مجھے شہِ انبیاءؑ کی مدح و ثنا کو لکھ کر
سیاہ الفاظ سے اجالا نکالنا ہے

عبدالرحمان واصفؔ، کہوٹہ

قدرتِ فن سے ہے ممکن

قدرتِ فن سے ہے ممکن نہ ہنر ہے مرے دوست
نعت کا ہونا تو آقاؐ کی نظر ہے مرے دوست
آخری حد تو نہیں آیتِ معراجِ رسولؐ
یہ محبت میں ابھی پہلی خبر ہے مرے دوست
ہاں وہی بات جو وجدان کا حصّہ بھی نہ تھی
انؐ کواس بات کی پہلے سے خبر ہے مرے دوست
جب سے سرکارؐ سے ملنے کا ملا ہے پیغام
تب سے یہ جسم فقط دیدۂ تر ہے مرے دوست
پار سدرہ کے اُدھر پہنچے ہیں نعلینِ حضورؐ
اور جسے کہتے ہیں جبریلؑ، اِدھر ہے مرے دوست
طے مدینے کی مسافت ہو ضروری تو نہیں
یہ تو انسان کے اندر کا سفر ہے مرے دوست
وہ جو دوزخ کو بھی فردوس بنا سکتی ہے
صرف سرکارِؐ دو عالم کی نظر ہے مرے دوست

عرفیؔ ہاشمی، آسٹریلیا

کرے بھی کیا سخن

کرے بھی کیا سخن دانی کسی کی
کہ مشکل ہے ثنا خوانی کسی کی
حرا کی خامشی اور صوتِ اقرا
کوئی آواز انجانی کسی کی
لَہب تھا اور بجھتا جا رہا تھا
بڑھی جاتی تھی تابانی کسی کی
کوئی سدرہ سے آگے جا رہا تھا
ہوئی دو چند حیرانی کسی کی
چلا کوئی کسی کو قتل کرنے
تو پھر دیکھی پشیمانی کسی کی؟
کوئی بستر پہ، کوئی ہم سفر تھا
وہ جاں لینے کی جب ٹھانی کسی کی
خدا خود بھی تسلّی دے رہا تھا
کہ مشکل میں تھی آسانی کسی کی
کوئی یثرب مدینہ بن رہا تھا
مٹی جاتی تھی ویرانی کسی

واجدؔ امیر، لاہور

کُھلتے رستے، جنگل صحرا

کُھلتے رستے، جنگل صحرا، جو ہے سب کچھ انؐ کا ہے
میل کا پتھر، پیڑ کا سایہ، جو ہے سب کچھ انؐ کا ہے
ساحل پر سر پھوڑتی موجیں، مچھلی موتی مونگا سیپ
رنگ برنگے پتھر دریا، جو ہے سب کچھ انؐ کا ہے
پانی پانی کرتی دھرتی پیاس کا عالم سوکھے ہونٹ
سبز مناظر بادل برکھا جو ہے سب کچھ انؐ کا ہے
روتی آنکھیں بہتے آنسو انؐ کی باتیں انؐ کی یاد
چاند ستارے بزم تمنا جو ہے سب کچھ انؐ کا ہے
سبز لباسی صحن چمن کی کلیاں آنا شاخ بہ شاخ
روش روش پر پھول کا کھلنا جو ہے سب کچھ انؐ کا ہے
حشر کا میداں جوئے کوثر تاجِ شفاعت غلماں حور
باغِ جنت شاخِ طوبیٰ جو ہے سب کچھ انؐ کا ہے
جس کو میرا گھر کہتے ہیں کیا چھت کیا در کیا دیوار
دہلیز آنگن بام دریچہ جو ہے سب کچھ انؐ کا ہے
یاؔور انہیں کے دستِ کرم نے بھر دیے میرے سب کھلیان
کھیتی باڑی باغ بغیچہ جو ہے سب کچھ انؐ کا ہے

یاؔور وارثی، بھارت

لفظ خود نعت کے امکان

لفظ خود نعت کے امکان میں آ جاتے ہیں
جب بھی سرکارؐ مرے دھیان میں آ جاتے ہیں
ذکر انؐ کا ہو تو ہر سانس مہک جاتی ہے
پھول احساس کے گل دان میں آ جاتے ہیں
ہم تعارف کے بھی محتاج نہیں دنیا میں
انؐ کی نسبت ہی سے پہچان میں آ جاتے ہیں
آنکھ جب چومتی ہے لفظ تو میرے آقاؐ
مسکراتے ہوئے قرآن میں آ جاتے ہیں
خواب میں بھی جو مدینے سے پلٹتا ہوں مَیں
چند آنسو مرے سامان میں آ جاتے ہیں
بات ناموسِ رسالت کی اگر آ جائے
ہم کفن باندھ کے میدان میں آ جاتے ہیں
آپؐ کی پیروی کرنے سے کُھلا ہے مجھ پر
ضابطے جینے کے انسان میں آ جاتے ہیں

خالد محبوب، بہاولپور

لفظوں میں اُس جمال کی

لفظوں میں اُس جمال کی ترسیل کیسے ہو
اِن کرچیوں سے آئنہ تشکیل کیسے ہو
دامن ردائے سبز میں لپٹا نہ ہو اگر
رنگت دلِ سیاہ کی تبدیل کیسے ہو
سانسیں ہیں کائنات کی اس سے رواں دواں
ذکرِ حضورِ پاکؐ میں تقلیل کیسے ہو
محور نہیں ہے فکر کا غارِ حرا تو پھر
ہم پر نصابِ علم کی تنزیل کیسے ہو
جس شہر کو سعیدؔ مدینہ کہا گیا
اُس شہرِ بے مثال کی تمثیل کیسے ہو

سعیدؔ راجا، گوجر خان

معاملات میں پیشِ نظر

معاملات میں پیشِ نظر ہے ذات انؐ کی
کہ اک نمونہ ہے میرے لیے حیات انؐ کی
حضورؐ آپ کے عاشق ہیں کتنے ثروت مند
حضورؐ آپ کی مدحت ہے کائنات انؐ کی
شبِ ابد میں چمکتا ہوا چراغ ہیں وہ
فروغِ صبحِ ازل میں تجلیات انؐ کی
وہؐ ذات جن پہ خدا خود دُرود بھیجتا ہے
مجال کیا کہ بیاں ہو سکیں صفات انؐ کی
اطاعت انؐ کی اطاعت خدا کی ہے گویا
سو پیروی ہے مجھے باعثِ نجات انؐ کی
ہزار شکر کہ مجھ کو بھٹکنے دیتی نہیں
سفر میں روشنی رہتی ہے میرے ساتھ انؐ کی

شاہد ماکلی، میانوالی

من میلا مان ملول مورے مرشد

من میلا مان ملول، مورے مرشد پاک رسولؐ
موہی چاہ خرید نہ مول، مورے مرشد پاک رسولؐ
تورا رحمت کا دربار، موری گدڑی چھید ہزار
موری مایا ماٹی، دھول، مورے مرشد پاک رسولؐ
من پاپی نجس پلید، توری نور ما لپٹی دید
سب آشا آس فضول، مورے مرشد پاک رسولؐ
جب جاپوں ورد درود، موری سانسیں عنبر عود
تورے عرج گجاروں پھول،مورے مرشد پاک رسولؐ
جب تورا بولیں لوگ موہے امرت لاگے روگ
موری روح ما ہجر ببول مورے مرشد پاک رسولؐ
توری آل پہ لاکھ سلام تورے حسنؓ حسینؓ امام
تورے حیدرؓ پاک بتولؓ مورے مرشد پاک رسولؐ
تن ماٹی چاہ کی باس من مانک تورا داس
موہے کر گیا عشق حلول، مورے مرشد پاک رسولؐ

بابر علی اسدؔ، فیصل آباد

بشکریہ: منظوم (فیس بک)

میں انؐ کی وجہ سے ہوں

میں انؐ کی وجہ سے ہوں درج ذیل تین کے ساتھ
خدا کے ساتھ، صحیفے کے ساتھ، دین کے ساتھ
یہی بہت ہے، زیارت ہو انؐ کی آنکھوں کی
مجھے بٹھاؤ مدینے کے زائرین کے ساتھ
امانتوں کے تحفظ کی رسم کے ہیں امیں
ہمارا ربطِ مسلسل ہے اک امینؐ کے ساتھ
وہ بادشاہؐ غلاموں میں ایسے رہتا تھا
افق پہ جیسے جڑا ہے فلک، زمین کے ساتھ
یہی نہیں کہ اتارا تھا صرف حسنِ تمام
خدا نے عشق اتارا تھا اس حسین کے ساتھ
سوال: کتنے برس تک زمیں تھی رشکِ فلک؟
جواب: صرف تریسٹھ برس، یقین کے ساتھ!

عمیر نجمی، رحیم یار خان

نگارخانۂ صد رنگ

نگار خانۂ صد رنگ تھا سخن اسؐ کا
لہو کے دشتِ تمنا میں ہے چمن اسؐ کا
بزرگ صبح کی درزوں میں روشنی اُسؐ کی
نفیس خوابِ دلآرا تھا بانکپن اُسؐ کا
ہوائے شہرِ خوش آثار میں نمو اُسؐ کی
قدیم عطر سے مہکا ہوا دہن اُسؐ کا
ہم ایسے ننگِ صفت اور تیرہ بختوں کو
عجب نہیں کہ چھپا لے گا پیرہن اسؐ کا
ہزار باغوں سے اس کی مہک کشید ہوئی
گلِ بہشت کی مانند تھا بدن اسؐ کا

حمادؔ نیازی، لاہور

نہ تیرنے کے ہنر سے واقف

نہ تیرنے کے ہنر سے واقف نہ ہم ہیں پختہ سفینے والے
تریؐ شفاعت کے آسرے پر رواں دواں ہیں مدینے والے
ستم تو یہ ہے مرے پیمبرؐ فقط یہ حلیے کی ورزشیں ہیں
وگرنہ ایسے دکھائی دیتے تریؐ اطاعت میں جینے والے
درود گوئی کا سلسلہ تو فقط بہانہ بنا ہُوا ہے
اکٹھے ہوتے ہیں روز جامِ رخِ منوّر کو پینے والے
جو سوچتے تھے دیا جلائے بنا خریدیں گے روشنی کو
مجھے بتاؤ مرے عزیزو کہاں گئے وہ خزینے والے
نبیؐ سے سیکھا ہوا ہے ہم نے عداوتوں کو شکست دینا
محبتوں کے سخن ہمارے نہ بغض والے نہ کینے والے

اظہر فراغ، بہاولپور

بشکریہ: کتھارسس آرٹس کونسل، بہاولپور

وہی ہے خوف جو کم مائیگی

وہی ہے خوف جو کم مائیگی کا ہوتا ہے
اگرچہ شوق تو نعت نبیؐ کا ہوتا ہے
میں چاہتا ہوں کہ تشبیب سے گریز کروں
اگر تو اذن قصیدہ گری کا ہوتا ہے
فراقِ شہرِ نبیؐ کی بھی قدر کر مرے دوست
عجیب ذائقہ اس تشنگی کا ہوتا ہے
یہ اک سبق بھی پیمبرؐ سے روشنی کو ملا
کہ سب سے تیز سفر جسم ہی کا ہوتا ہے
میں زندہ نعت لکھوں اور زندہ رہ جاؤں
وگرنہ فائدہ کیا شاعری کا ہوتا ہے
سعودؔ نعت کا رتبہ وہی ہے شاعری میں
جو ساری خلق میں پیغمبری کا ہوتا ہے

سعودؔ عثمانی، لاہور

بشکریہ: حرف کار، لاہور

ہالہ سا رنگ و نور کا

ہالہ سا رنگ و نور کا دیوار و در میں ہے
اِک اہتمامِ محفلِ میلاد گھر میں ہے
ورنہ یہ کائنات کسی کام کی نہ تھی
حُبِ نبیؐ و آلِ نبیؐ خشک و تر میں ہے
صحنِ چمن میں اُن کے پسینے کی ہے مہک
عکسِ رُخِ جمالِ محمدؐ سحر میں ہے
جب سے ملا ہے دستِ عطائے نبیؐ کا فیض
دامانِ آرزو مرے دستِ اثر میں ہے
اِک عمر سے ہے گنبدِ خضریٰ نگاہ میں
دل مدتوں سے جانبِ طیبہ سفر میں ہے

وسیم عباس، لاہور

ہر ایک منظر میں سبز گنبد

ہر ایک منظر میں سبز گنبد دکھا رہا ہے
گھما پھرا کے دل اپنے مرکز پہ لا رہا ہے
صدائیں دینے لگی ہے خوشبو کواڑ کھولے
سنہری جالی کا نور مجھ کو بلا رہا ہے
اُڑی ہوئی ہیں یہ کس کے آنے کی تازہ خبریں
یہ کس کے رستے میں خواب پلکیں بچھا رہا ہے
لبوں پہ اسمِ نبیؐ ہے اور اس کی برکتوں سے
خدا کے بندے کو خود خدا یاد آ رہا ہے
ہماری منزل شروع دن سے ہے ذات اُنؐ کی
ہمارا رہبر ازل سے وہ نقشِ پا رہا ہے
وگرنہ ہم کیا، ہمارے لفظوں کی اہمیت کیا
فروغِ عشقِ نبیؐ کرشمہ دکھا رہا ہے
ہمارے پھولوں میں کس کی خوشبو بسی ہے آزرؔ
ہماری مٹی میں کون جادو جگا رہا ہے

دلاور علی آزرؔ، کراچی

ہم کہ آدابِ قلم

ہم کہ آدابِ قلم، لہجہ و لب جانتے ہیں
مدحتِ سرورِ کونین کا ڈھب جانتے ہیں
مجھ کو منت کشِ فریاد نہ ہونے دیں گے
شاہِ طیبہؐ مرا مقصودِ طلب جانتے ہیں
جو تریؐ یاد کے مصرف نہیں بننے پاتے
ایسے لمحات کو ہم وجہِ غضب جانتے ہیں
اتنی جرأت ہی کہاں ہے کہ چلیں پاؤں سے
ہم ترےؐ شہر کی گلیوں کا ادب جانتے ہیں
چشمِ سرکارؐ نے دانائی کو بخشا ہے شرف
ہم نے پہلے جو نہ جانا تھا وہ اب جانتے ہیں
ہو کے گزرا ہے، جو ہوتا ہے، جو آگے ہوگا
انؐ کو اللہ نے بتایا ہے، وہ سب جانتے ہیں
منہ کے بل کعبے میں گرتے ہوئے بت اے فاضلؔ
میرے آقاؐ کی ولادت کا سبب جانتے ہیں

سید فاضلؔ میاں، میسور (بھارت)

2018

آپؐ کے کوچہ و بازار

آپؐ کے کوچہ و بازار سے خوشبو آئی
خاکِ کُوئے شہِ ابرارؐ سے خوشبو آئی
انؐ کے پیکر کی جو توصیف بیاں کی میں نے
ہر کسی کو مِرے افکار سے خوشبو آئی
جس طرف اٹھتے گئے سیدِؐ والا کے قدم
راہ مہکی، در و دیوار سے خوشبو آئی
انؐ کی آمد پہ چھڑے صلِ علیٰ کے نغمے
مطلعِ صبح کے آثار سے خوشبو آئی
انؐ کی سیرت کے چمن زار نے بخشی وہ مہک
میرے کردار سے، گفتار سے خوشبو آئی
میں نے اک نعت کہی اور مری ذات سے نازؔ
حُبِ سرکارؐ کے اظہار سے خوشبو آئی

سمیعہ نازؔ، برطانیہ

بشکریہ: نعت ریسرچ سنٹر انٹرنیشنل، برطانیہ

آقاؐ کو یُوں نعت

آقاؐ کو یوں نعت سنائی جائے گی
"حمد سے پہلے میم لگائی جائے گی"
بسم اللہ کی با سے ناس کی س تلک
بس، آقاؐ کی نعت پڑھائی جائے گی
میرے کفن پہ نعت کو لکھا جائے گا
قبر میں میرے ساتھ کمائی جائے گی

تسنیم عباس قریشی، سرگودھا

ازل نمود تھا

ازل نمود تھا گردش کے سحر میں نہیں تھا
بِنائے دہر تھا، تکوینِ دہر میں نہیں تھا
اسی کی رو سے ہوا ہے رواں سفینۂ ہست
وگرنہ وقت کا دریا تو لہر میں نہیں
عروضِ دیں میں نہ ہوتا جو اس کے نام کا وزن
کسی کا مصرعِ ایمان بحر میں نہیں تھا
وہ جس چراغ سے روشن رہا مکانِ نظر
کھلی جو آنکھ، نظارے کے شہر میں نہیں تھا
حدِ جمالِ کرم اس کی کیا لکھیں ظاہرؔ
جلال میں بھی جو آیا تو قہر میں نہیں تھا

محمد علی ظاہرؔ، لاہور

بشکریہ: سید محمد باقر، لاہور

اگر سرکارؐ کی مجھ پر

اگر سرکارؐ کی مجھ پر نظر اک بار ہو جائے
ہر اک دستار سے اونچی مری دستار ہو جائے
نگاہوں میں نہ رکھوں میں اگر گلیاں مدینے کی
مجھے دو گام چلنا بھی بہت دشوار ہو جائے
صبا پیغام لائی ہے مدینے سے مؤدّت کا
جنوں کے ساتھ چلنے کو خرد تیار ہو جائے
انہیؐ کا ذکر ہونٹوں پر انہیؐ کے خواب آنکھوں میں
جو اس عالم میں سو جائے وہی بیدار ہو جائے
میں دیوانہ نہیں ہوں پاؤں لیکن چوم لوں اپنے
مدینہ دیکھنے کی راہ گر ہموار ہو جائے
سمجھ لینا رسائی ہو گئی دربارِ طیبہ تک
مرے کہنے میں جس دن وقت کی رفتار ہو جائے

عباس حیدر معینؔ، نواب شاہ

اگر مجھ کو دعویٰ ہے

اگر مجھ کو دعویٰ ہے حُبِّ خدا کا
اطاعت رسولِؐ خدا کی کروں گا
مجھے جس طرح سے کہا ہے انہوں نے
میں روزے رکھوں گا، نمازیں پڑھوں گا
اُسی طرز میں بات کرنا پڑے گی
کہ جیسے وہؐ لوگوں سے کرتے رہے تھے
اُسی چال سے مجھ کو چلنا پڑے گا
کہ جس چال سے خود وہؐ چلتے رہے تھے
اگر مجھ کو دعویٰ ہے حُبِ خدا کا
اطاعت رسولِؐ خدا کی کروں گا

ڈاکٹر فخر عباس، لاہور

بچپن میں اپنی ماں سے

بچپن میں اپنی ماں سے سنا آپؐ پر درود
خود بھی تمام عمر پڑھ آپؐ پر درود
دیکھا ہے یہ حجاز میں دو لوگ لڑ پڑے
اور تیسرے نے آ کے کہا، آپؐ پر درود
پڑھ کر نماز فرض پڑھا جب درود پاک
پوری ہوئی ہر ایک دعا، آپؐ پر درود
اشجار و کہکشاں نے جو دیکھا حضورؐ کو
عرشِ علیٰ بھی جھوم اٹھا، آپؐ پر درود
چالیس کھا کہ اٹھ گے، کھانا تھا بیس کا
برتن پہ پڑھ کے پھونک دیا، آپؐ پر درود
روضے کے گرد گھومتے دیکھا جو کیف میں
ہر پھول نے صبا سے کہا، آپؐ پر درود
گھٹتا ہے دم، درود سے خالی اگر ہوں لب
یوں میری دھڑکنوں میں بسا آپؐ پر درود
کوئی بھی عارضہ ہو لگا تار یہ پڑھو
لا ریب ہے شفا ہی شفا آپؐ پر درود

نورین طلعت عروبہ، امریکہ

ترےؐ کرم تریؐ رحمت

ترےؐ کرم، تریؐ رحمت پہ اعتبار سا ہے
وگرنہ بارِ ندامت تو کوہسار سا ہے
مرا غرور تو خیر البشرؐ سے نسبت ہے
مرے وجود میں اترا ہوا خمار سا ہے
حضورؐ آپ کا منصب ہے شافعِ عالم
یہی خیال تو میرے لیے بہار سا ہے
پلٹ رہا ہوں میں اس حال میں مدینے سے
جھکی جھکی ہے نظر اور دل فگار سا ہے
ترےؐ ہی نام سے مجھ کو پکارا جائے گا
اسی خیال سے چہرے پہ اک نکھار سا ہے
میں چند گھڑیاں مدینے میں رہ کے آیا ہوں
مرے وجود پہ رحمت کا اک حصار سا ہے

احمد ساقی، اوکاڑہ

ٹُو کہ ہر ٹوٹے ہوئے دل

ٹُو کہ ہر ٹوٹے ہوئے دل کی صدا سنتا ہے
اک اشارہ ترا، رحمت کی ردا بُنتا ہے
تیرا اعجازِ تکلم کہ ہر اک لفظ ترا
زخم سے درد کو مرہم کی طرح چنتا ہے
میں یہی سن کے مرے شاہِ عرب! آیا ہوں
تیری سرکار میں فریاد بہ لب آیا ہوں
میرے سرکار! زبوں حالیٔ برما لے کر
اپنے کشمیر کے بچوں کا تڑپنا لے کر
ایک زینب کا دریدہ سا دُپٹا لے کر
اور مسلمان کی غیرت کا جنازہ لے کر
میں کہاں جاؤں، کسے درد سناؤں اپنا؟
کون اپنا ہے یہاں؟ کس کو بناؤں اپنا
ٹُو ذرا دیکھ، تری مسجد اقصیٰ آقاؐ!
تیری عظمت کا نشاں، تیرا مصلیٰ آقاؐ!
جو تری امتِ مرحوم کا قبلہ تھا کبھی
آج اس پر بھی ہے کفار کا قبضہ آقاؐ!
بولہب شعلہ بکف سوئے حرم آئیں گے!
کیا مسلمان یونہی دیکھتے رہ جائیں گے؟

فائق ترابی، راولپنڈی

تُو محمدؐ کو صرف

تُو محمدؐ کو صرف دیں سمجھا
اس کا مطلب ہے تُو نہیں سمجھا
اپنے جیسا سمجھ رہا ہے انہیں؟
آسماں کو بھی تُو زمیں سمجھا
قاب قوسین کی قسم مجھ کو
اس سے زیادہ انہیں قریں سمجھا
سن عقیدے کی جامعیت سن
آخری کو ہی اوّلیں سمجھا
پڑھ لیا ہے درود چپکے سے
دل کو جب بھی ذرا حزیں سمجھا

خالد شانی، میانوالی

جب وہؐ سجدے کا

جب وہؐ سجدے کا اہتمام کریں
جھک کے سات آسماں سلام کریں
آسماں پر ہے نور کی دعوت
کیسے اس شب کا اختتام کریں
جس جگہ ہے نزول رحمت کا
کیوں نہ اس شہر میں قیام کریں
آؤ پھیلائیں انؐ کی تعلیمات
جلوۂ حسنِ نور عام کریں
جب نبوت کا چاند نکلا ہو
پھر دیئے کس طرح کلام کریں

زہرہ کرار، ممبئی

بشکریہ: اظہر فراغ، بہاولپور

جمودِ ذہن میں رستہ حضورؐ

جمودِ ذہن میں رستہ حضورؐ دیتے ہیں
کہ معرفت کا خزینہ حضورؐ دیتے ہیں
مَیں گن کے مانگتا ہوں اور جب وہ دیتے ہیں
مَیں گن سکا نہیں جتنا حضورؐ دیتے ہیں
تمہیں حسینؑ کے صدقے سے جو بھی ملتا ہے
تمہیں خبر ہے؟ یہ صدقہ حضورؐ دیتے ہیں
کہاں سے لائے ہو یہ نعت، کوئی پوچھے تو
زنیرؔ اُس سے یہ کہنا، حضورؐ دیتے ہیں

زنیرؔ حسن، لاہور

بشکریہ: جواد ایلیا

خاک جب آپؐ کے زیر

خاک جب آپؐ کے زیرِ کفِ پا آتی ہے
خود نمائی پہ ستاروں کو حیا آتی ہے
پھر کہیں جا کے زمانے میں ضیا بانٹتی ہے
چاندنی پہلے پہل غارِ حرا آتی ہے
زندگی خود یہ مدینے میں کھڑی سوچتی ہے
ہائے وہ لوگ جنہیں یاں پہ قضا آتی ہے
جس طرح خلد سے آئے تھے جنابِ آدمؑ
طیبہ سے لوٹ کے یوں خلقِ خدا آتی ہے
ایک در خُلد میں ایسا ہے مقدّر والا
جس کو کھولیں تو مدینے کی ہوا آتی ہے

سید علی قائم نقوی، لاہور

بشکریہ: واجد امیر، لاہور

خدا کرے کوئی ایسی

خدا کرے کوئی ایسی سبیل ہو جائے
قیام طیبہ کا اب کے طویل ہو جائے
مرے قریب سے نوری مسافر آئیں جائیں
رہِ مدینہ کا دل سنگ میل ہو جائے
ہو وقتِ نعت نگاری خیال زائرِ خلد
یہ میری کلک پرِ جبرائیل ہوجائے
مرے اور آتشِ دولت کے درمیاں یہی نعت
تری نگاہِ کرم سے فصیل بن جائے
خموش رہ کے کر اظہارِ حُب، ریاض مجیدؔ
دلیل آپ نہ ردِ دلیل ہو جائے

ریاض مجیدؔ، فیصل آباد

راکھ سے کیمیا میں

راکھ سے کیمیا میں ڈھلتے ہیں
آپؐ کی راہ پر جو چلتے ہیں
آپؐ کا حسنِ خُلق، کیا کہنا!
بات کرتے ہیں، دل بدلتے ہیں
آپؐ کی روشنی سے لو پا کر
نورِ حق کے چراغ جلتے ہیں
معجزہ ہے یہ آپؐ کا ورنہ
گرنے والے کہاں سنبھلتے ہیں
آپؐ کے در سے ہیں جو وابستہ
بس وہی پھولتے ہیں، پھلتے ہیں

نویدؔ صدیقی، بہاولپور

روشنی ہے نہ کشش ہے

روشنی ہے نہ کشش ہے نہ صدا ہے مرے دوست
ان سے کٹ جائیں تو ہر سمت خلا ہے مرے دوست

مجھ کو پیچیدہ دلیلوں سے نہ توحید سکھا
اُنؐ کا کہنا ہے خدا ہے، تو خدا ہے مرے دوست

اک شجر چل کے بتاتا ہے دو عالم کا نظام
کس کی انگلی کے اشارے سے چلا ہے مرے دوست

راہ معراج پہ سرکارؐ کا آنا جانا
وقت حیران کھڑا دیکھ رہا ہے مرے دوست

دیکھ کس شان سے نکلا ہوں مدینے کے لئے
پاس آنسو ہیں ندامت ہے دعا ہے مرے دوست

اس لیے آتا ہے سورج مجھے ملنے ہر روز
دل میں آقاؐ کی محبت کا دیا ہے مرے دوست

ہاں وہی اشک جو سرکارؐ کے روضے پہ گرا
مجھ کو پھر چشمۂ کوثر سے ملا ہے مرے دوست

بد دعا منزلِ واجب پہ پہنچتی ہے جہاں
لب پہ آقاؐ کے وہاں حرفِ دعا ہے مرے دوست

عرفیؔ ہاشمی، آسٹریلیا

رکوع، سجدے، تشہد

رکوع، سجدے، تشہد، قیام بنتے گئے
بس آپؐ کرتے گئے اور نظام بنتے گئے

جو لوگ پشتوں سے کچھ بھی نہ تھے سوائے غلام
درود پڑھتے گئے اور امام بنتے گئے

یہ معجزہ مرے شیریں سخن کا حصہ ہے
جو آئے تیغ طبیعت نیام بنتے گئے

وہ سخت گیر، دریدہ دہن، وہ تند مزاج
کلام سنتے گئے خوش کلام بنتے گئے

بس ایک نام محمدؐ چنا گیا اور پھر
اس ایک نام سے سب نیک نام بنتے گئے

شبیر حسن، لاہور

بشکریہ: سلمان رسول، لاہور

زباں پہ آ گیا چل کر

زباں پہ آ گیا چل کر درود سینے سے
مَیں چاند دیکھ رہا تھا فلک پہ زینے سے
مکانِ راہبری کی تُو خشتِ آخر ہے
زمانہ ہوگیا پورا ترے مہینے سے
نزولِ حق کی جہاں میں نوید پھیل گئی
صدائیں آنے لگیں لا الہ کی سینے سے
ترے کرم سے یہ بکھرے ہوئے مرے اعمال
خُدا کے سامنے رکھے گئے قرینے سے

تجمّل کاظمی، لاہور

بشکریہ: واجد امیر، لاہور

سبز چمکتا دَر کھل جائے

سبز چمکتا در کھل جائے اور سنگھاسن ظاہر ہو
ایک سخی آواز پکارے سندھی شاعر حاضر ہو
سورج سہرا باندھ کے ابھرے جھل مل کرتی کرنوں کا
طوف نبھاتا، وجد میں آتا، اک سیّارہ ناظر ہو
پیغمبرؐ یہ حکم کریں، کچھ مانگ ارے کیا مانگے گا
اور عجم کا جاٹ سراسر کچھ کہنے سے قاصر ہو
میں لفظوں کا تھال الٹ کر بازو بستہ عرض کروں،
مولاؐ کوئی حرف نہیں جو پیارا، یکتا، نادر ہو
جانے والے سب جاتے ہیں میرا بھی اسباب بندھے
باغیچے کی سمت روانہ سندھو دشت مسافر ہو
پانی ربّ کی حمد گزارے، غنچے شہؐ کی نعت پڑھیں
ہستی کے ایوان میں سب کچھ طیّب، روشن، طاہر ہو

احمد جہانگیر، کراچی

شبِ اسریٰ وہ جو رَف رَف

شبِ اسریٰ وہ جو رَف رَف کی عناں کھینچتا ہے
پھر خدا پاک رگِ کون و مکاں کھینچتا ہے

دل کھنچا جاتا ہے سوئے شہِ کوثرؐ ایسے
جس طرح صحرا میں پیاسے کو کنواں کھینچتا ہے

طاقِ دل پر جو فروزاں ہے محبت کا چراغ
ریشۂ نبضِ شبِ ظلمتِ جاں کھینچتا ہے

جانبِ کوچۂ سرکارؐ سے آتی ہے کُمک
جب کبھی لشکرِ غم مجھ پہ سناں کھینچتا ہے

کبھی وہؐ کھینچتا ہے ڈوبے ہوئے سورج کو
کبھی انگشت سے دریائے رواں کھینچتا ہے

شہرِ طیبہ میں ہو کی صحرا نوَردی جس نے
کب اُسے حسنِ چمن زارِ جناں کھینچتا ہے

کیوں نہ میں کرتا رہوں مدحتِ سرکارؐ، نوازؔ
ذکرِ سرکارؐ مرا دردِ نہاں کھینچتا ہے

نوازؔ اعظمی، بھارت

طلبِ عشق بہت خام تھی

طلبِ عشق بہت خام تھی تجھؐ سے پہلے
عقلِ ابلیس کا الہام تھی تجھؐ سے پہلے
میں کسی دین کی تکذیب نہیں کرتا مگر
بندگی فرد پہ الزام تھی تجھؐ سے پہلے
راہ تھی، رہرو تھے، رہبر تھے پہ منزل معدوم
جستجو کاہشِ ناکام تھی تجھؐ سے پہلے
خود فروشی کے لیے حُسن تھا جنسِ بازار
خودکُشی عشق کا انجام تھی تجھؐ سے پہلے
ہر طرف پھیلی ہوئی کارگہِ آزر تھی
زیست جولاں گہِ اصنام تھی تجھؐ سے پہلے
تیریؐ بعثت تھی کہ خورشیدِ یقیں پھوٹا تھا
چار سُو ظلمتِ اوہام تھی تجھؐ سے پہلے
زندگانی بھی ظفرؔ ایک حَسیں گالی تھی
موت تو پہلے ہی دشنام تھی تجھؐ سے پہلے

قاضی ظفرؔ اقبال، عارف والا

بشکریہ: پرویز ساحرؔ

طُوطیِ فکر و تخیُّل نے

طُوطیِ فکر و تخیُّل نے یہ اَکثر: سوچا
خُود کو سرکارؐ مدینہ کا ثنا گر: سوچا
عشق والوں نے ترے تلوے کو شاہِ خُوباںؐ!
عرشِ باری کے حَسیں ماتھے کا جُھومر: سوچا
اُنؐ کی حُرمت پہ پڑھا شمعِ تصوُّر نے دُرود
جَب کبھی نقشِ کفِ پائے مُنَوّر: سوچا
اُنؐ پہ اللہ کی نَوازِش کا خیال آنے لگا
جَب تِلاوَت کے لیے سُورَۂ کوثَر: سوچا
ہاتھ باندھے ہُوئے اَلفاظ مِرے پاس آئے
مِصرَعِ نعت، دُرود اُنؐ پہ جو پڑھ کر: سوچا
کیا بُرا اِس میں؟ جَمالِ مَہ و خُورشید کو جو
صَدقۂ ذرّۂ پَیزارِ پیمبرؐ: سوچا
ساز، آشُفتہ نَوائی کا یوں توڑا راحتؔ!
اُنؐ کے حُسنِ رُخِ وَالشّمس کو شَب بھر: سوچا

راحتؔ انجم، ممبئی

کیا کہا؟ بس آدمی ہیں؟

کیا کہا؟ بس آدمی ہیں؟ سوچ کر بولا کرو
وہ تو نبیوںؑ کے نبیؐ ہیں، سوچ کر بولا کرو

کیا نظر آتا ہے تم کو صرف، بشرِ مثلکُم
رحمتِ کل بھی وہی ہیں سوچ کر بولا کرو

مصطفیٰؐ کی زندگی میں شک بھی کرنا جرم ہے
وہؐ تو جانِ زندگی ہیں، سوچ کر بولا کرو

انؐ کے دیوانوں کو بھی تحقیر سے کچھ مت کہو
وہ یقیناً جنتی ہیں، سوچ کر بولا کرو

قوتِ باطل سے ہم اخلاقؔ ڈر سکتے نہیں
ہم حبیبی قادری ہیں، سوچ کر بولا کرو

اخلاقؔ احمد قاری، فتح پور

لب بستہ قضا آئی تھی

لب بستہ قضا آئی تھی، دم بستہ کھڑی ہے
کونین کے والی ترےؐ آنے کی گھڑی ہے
اک طُرفہ نظارہ ہے ترےؐ شہر میں آقاؐ
بخشش ہے کہ چپ چاپ ترے در پہ پڑی ہے
ہاتھوں میں لیے پھرتا ہوں لغزش کی لکیریں
تقدیر مگر تیری عطاؤں کی لڑی ہے
چہرہ ہے کہ ہے نور کے پردوں میں نہاں نور
زلفیں ہیں کہ رنگوں کی ضیا بار جھڑی ہے
لا ریب سبھی ہادی و مرسل ہیں چنیدہ
واللہ تری آن بڑی، شان بڑی ہے
مقصودؔ تصور میں مدینے کے رہا کر
کٹ جائے گی یہ ہجر کی شب، گرچہ کڑی ہے

مقصودؔ شاہ، لندن

مدتوں سے میں تو اپنی

مدتوں سے میں تو اپنی عکس یابی کر رہا ہوں
نعت سے اک آئنے کو آفتابی کر رہا ہوں
ان کے اسوے سے دیے تشکیل خدوخال میں نے
اپنے باطن کی نگاہوں کو صحابی کر رہا ہوں
نعت کیا ہے؟ مدحتِ سرکار کی قوسِ قزح ہے
میں تو اس بے رنگ دنیا کو گلابی کر رہا ہوں
ہجر کا احوال بھی ہے، ذکرِ ماہ و سال بھی ہے
نعت میں، کچھ لوگ کہتے ہیں خرابی کر رہا ہوں
یہ شرف خاکِ مدینہ سے مجھے حاصل ہوا ہے
اپنی سوچیں، اپنی دنیا، بو ترابی کر رہا ہوں
دل میں پھیلی تیرگی توقیرؔ کینسر کی طرح ہے
نعت کہہ کر دُور اندر کی خرابی کر رہا ہوں

توقیرؔ عباس، لاہور

مدحِ شاہِ دوعالم

مدحِ شاہِؐ دو عالم کی کیا بات ہے
حمد کی حمد ہے، نعت کی نعت ہے
ایک دو شب مسافت کا کیا تذکرہ
انؐ کی ہر رات معراج کی رات ہے
ذات کے عہدِ فخر و مباہات میں
مصطفیٰؐ کی غلامی مری ذات ہے
بوند در بوند سب آیتیں آیتیں
صحنِ انور میں قرآں کی برسات ہے
ان کو عجوہ ہے اور ہم کو خاکِ بقیع
اپنی اپنی مدینہ کی سوغات ہے
ہے عنایاتِ آقاؐ سے اکبرؔ سخن
ورنہ لفظ و لغت کی یہ اوقات ہے؟

حسنین اکبرؔ، دوبئی

نبیؐ کا نور بہت دُور بیں

نبیؐ کا نور بہت دُور بیں نکلتا ہے
جہاں سے مآخذ و دنیا و دیں نکلتا ہے
نبیؐ کے ذکر کا سورج کہیں غروب نہیں
کہیں یہ ڈوبتا ہے اور کہیں نکلتا ہے
نبیؐ کے نام پہ جس کی جبین رک جائے
وہ آخرت میں اٹھا کر جبیں نکلتا ہے
ہم اپنی ایڑھیاں رگڑیں گے سطحِ طیبہ پر
ہمارے عشق کا زم زم یہیں نکلتا ہے
بروزِ حشر جو دیکھا زمینِ طیبہ کو
ہر ایک قبر سے ماہِ مبیں نکلتا ہے
یہ ارضِ شہر مدینہ ہے دھیان سے چلنا
اک آسماں یہاں زیرِ زمیں نکلتا ہے
وہ صرف میرے نبیؐ کی ہے سلطنت کہ جہاں
کوئی غلام نکالے، نہیں نکلتا ہے
نکل رہی ہے قلم سے جو روشنی خالدؔ
کوئی خیال دھنک آفریں نکلتا ہے

خالدؔ عرفان، امریکہ

نبیؐ کی نعت ہی سنتے

نبیؐ کی نعت ہی سنتے ہوئے بڑا ہوا ہوں
اور اب ثنائے پیمبرؐ میں خود لگا ہوا ہوں
مجھے تو اسمِ محمدؐ سے یہ صدا آئے
میں ایسا لفظ ہوں جو عرش پر لکھا ہوا ہوں
حضورؐ دنیا نے مجھ کو بڑا ستایا ہے
حضورؐ دنیا کے ہاتھوں بہت دکھا ہوا ہوں
جو میری آنکھ سے ٹپکا ہے اشک، بولتا ہے
کہ ہجرِ طیبہ میں اک آنکھ سے بہا ہوا ہوں
چراغِ عشقِ پیمبرؐ گواہی دے گا کہ میں
ازل ہی سے دلِ ارسلؔ میں جل چکا ہوا ہوں

ارسلان احمد ارسلؔ، لاہور

بشکریہ: نعت مرکز انٹرنیشنل، لاہور

نصابِ رشد و ہدایت

نصابِ رشد و ہدایت پہ بات کی جائے
حضورؐ پاک کی سیرت پہ بات کی جائے
مِرے نبیؐ کے مدینے سے ہو کے آئی ہے
ہوا سے لمس کی لذّت پہ بات کی جائے
کسی کو ضد ہے کہ تفصیل دوں گناہوں کی
مُصِر ہوں میں کہ شفاعت پہ بات کی جائے
میں امتی ہوں خدا کے رسولِؐ ارفع کا
مِرے نصیب کی رفعت پہ بات کی جائے
میں اپنے آپ کو دیکھوں نہ رشک سے کیونکر
سعیدؔ انؐ سے جو نسبت پہ بات کی جائے

سعیدؔ راجا، گوجر خان

نعت کی خیرات مانگی

نعت کی خیرات مانگی حضرتِ عمرانؑ سے
قافیے بھیجے اُنہوں نے سُورۂ رحمان سے
دیکھ کر مجھ کو اَبُوذرؓ نے کہا سلمانؓ سے
اک ثنا خوانِ نبیؐ آتا ہے پاکستان سے
آپؐ ہیں سرِّ مَشیّت آپؐ ہیں رازِ حیات
آپؐ ہی کا نُور پھیلا وادئ فاران سے
ڈال دی سُورج کے توسن کو لگامِ بندگی
چاند ٹکڑے ہوگیا ہے آپؐ کے فرمان سے
نقشِ وحدت بر جبینِ مُصطفےٰؐ تحریر شُد
سیرتِ زیبا کی تفسیریں ملیں قرآن سے
چُن لیا نُورِ اَزل نے اک سِراجِ اَوّلیں
یہ دیا روشن ہُوا ہے پرتوئے یزدان سے

سید محمد باقرؔ، لاہور

وارفتگی نظر کی

وارفتگی نظر کی نہ شوریدہ سر ہوئی
روضے پہ جب پڑی تو نہ پھر منتشر ہوئی

روشن جمالِ نیّرِ بطحا سے ہیں تمام
یہ دل ہوا، یہ جان ہوئی، چشمِ تر ہوئی

خاکِ درِ رسولؐ ہے؟ لا سر میں ڈال دے
عمرِ عزیز اس کی طلب میں بسر ہوئی

ہجرت سے قبل خاکِ مدینہ تھی خاک ہی
اعجازِ لمسِ پا سے زرِ معتبر ہوئی

نسبت خدا نے دی ہے مجھے اس رسولؐ سے
جس کے طلسمِ اسم سے دیوار دَر ہوئی

جتنے بھی آئے، آتے ہیں، آئیں گے حشر تک
بخشش سبھی کی تمؐ پہ شہا منحصر ہوئی

حمد و ثنا ہے، نعت و درود و سلام ہے
عاجزؔ متاع تیری کہاں مختصر ہوئی

سید اعجاز عاجزؔ، گوجرانوالا

بشکریہ: اکادمی فروغِ نعت، اٹک

نہ جاہ وحشمتِ دنیا

نہ جاہ و حشمتِ دنیا نہ زر سے رغبت کی
حضورؐ آپ نے کس شان سے رسالت کی
بڑا ہو کوئی کہ چھوٹا، غریب ہو کہ امیر
سبھی کی بات، سدا، غور سے سماعت کی
کہا کہ "فاطمہ بیٹی" عمل کا توشہ لے
کہ قدر، حشر میں ہوگی فقط اطاعت کی
بتایا، خندہ جبینی خود ایک نیکی ہے
یہ اک نشانی ہے ایمان کی صداقت کی
جتایا، ہوتے ہیں ہمسائے گویا، ماں جائے
خبر ضرور رہے، ان کی ہر ضرورت کی
کہا، مسلماں کہاں ہوتا ہے زبان دراز؟
اسے تو سوچ بھی آتی نہیں اہانت کی
جو جسمِ اطہر و اقدس پہ کوڑا پھینکتی تھی
خود اس کے گھر پہ گئے، اس کی بھی عیادت کی
بتائیں، نفرتیں سینوں میں پالنے والے!
حضورؐ نے بھی کبھی کیا کسی سے نفرت کی؟

سید ضیاالدین نعیمؔ، راولپنڈی

بشکریہ: وافی ٹیلیویژن نیٹ ورک، راولپنڈی

ہر ایک خیمے میں

ہر ایک خیمے میں کچھ دیر کو ٹھہرتی رہی
تری صدا تھی، ہواؤں سے بات کرتی رہی
اندھیرے تکتے رہے اپنا منھ بسورے ہوئے
چراغ جلتا رہا، روشنی سنورتی رہی
وہ بولہب ہوں کہ بوجہل ہوں لرزتے رہے
صدا اذاں کی سماعت پہ وار کرتی رہی
ہر ایک شاخِ نمو کو گلہ تھا کلیوں سے
ترے پیام سے ہر شاخ پھر سنورتی رہی
مشامِ جاں سے جو نکلی تو پھیلتی ہی گئی
وہ بوئے گل تھی، ہواؤں سے بات کرتی رہی
صدائے حق کو دبانا کسی سے ممکن تھا؟
جمالؔ! روح کی گہرائی سے ابھرتی رہی

خالد جمالؔ، واراناسی، بھارت